بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 40

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

29 ربیع الاوّل 1446 ہجری قمری ● 03 اخاء 1403 ہجری شمسی ● 03 اکتوبر 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ○

(سورہ الحجر، آیت 89)

ترجمہ: اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو عطا کی ہے اور اُن پر غم نہ کھا اور مومنوں کے لئے اپنے (شفقت کے) پَر جھکا دے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 ستمبر 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو۔کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ تن طیار ہو جانا ایمانی تحریک سے ہی ہوتا ہے۔ ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جوان کو امید دلاتی تھی کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو کوئی ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا، اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مر جانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جوان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جوان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے اور جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوت ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی اور اور اہل اسلام نے جب کہ ابھی کوئی بیّن نتائج نظر نہ آتے تھے، دیکھو! کس قدر مسلمانوں نے دشمنوں کے ہاتھوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اور مصیبتیں محض لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کہنے کے بدلے برداشت کیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ سر دینا کوئی بڑی بات نہ تھی اور یا ایک یہ زمانہ ہے کہ ایمانی قوت باوجود اس کے کہ مخالف اس قسم کی اذیتیں نہیں دیتے، ایک عادل گورنمنٹ کے سائے میں رہتے ہیں، سلطنت کسی قسم کا تعرض نہیں کرتی، علوم دین حاصل کرنے کے پورے سامان میسر ہیں، ارکان مذہبی ادا کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ایک سجدہ کا کرنا بارگراں معلوم ہوتا ہے۔ غور تو کرو کہاں سر اور کہاں صرف ایک سجدہ! اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج ایمان کیسا انحطاط کی حالت میں ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 40، ایڈیشن 2018، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھانے میں برکت کا معجزہ

{2618} حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ دیکھا تو ایک شخص کے پاس ایک صاع یا اس کے قریب قریب کچھ آٹا ہے۔ وہ گوندھا گیا، اس کے بعد ایک مشرک شخص پراگندہ بال، دراز قامت بکریاں ہانکتا ہوا پہنچا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: بیچنی ہیں یا یونہی دینی ہیں۔ عطیہ کا لفظ فرمایا یا ہبہ کا۔ اس نے کہا: یونہی نہیں بلکہ بیچنی ہیں۔ تو آپؐ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ وہ ذبح کر کے پکانے کے لئے تیار کی گئی۔ آپؐ نے فرمایا: کلیجی بھونی جائے اور بخدا ایک سو تیس آدمیوں میں ایک بھی نہ تھا جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بکری کی کلیجی سے ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو۔ اگر کوئی موجود تھا تو اسے دے دیا اور اگر موجود نہ تھا تو آپؐ نے اس کے لئے محفوظ کر لیا اور اس کے گوشت سے دو بڑے بڑے پیالے تیار کئے گئے اور سب نے کھایا اور ہم سیر ہو گئے اور دونوں پیالوں میں گوشت بچ رہا۔ ہم نے اس کو اُونٹ پر رکھ لیا یا کچھ ایسے ہی الفاظ تھے جو راوی نے کہے۔ (صحیح البخاری، جلد 4، کتاب الھبہ)

❁ ❁ ❁ ❁

جو لوگ خدا تعالیٰ کے دین کی تائید کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کیا کرتا ہے

جہاد فرض ہونے کی ضروری شرطیں نیز دینی و سیاسی جنگوں میں فرق کا بیان

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت 39 اور اس سے آگے کی آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اسلامی تعلیم کی رُو سے جنگ کی اجازت صرف اُسی صورت میں ہوتی ہے جب کوئی قوم دیر تک کسی دوسری قوم کے ظلموں کا تختہ مشق بنی رہے اور ظالم قوم اُسے رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے سے روکے۔ یعنی اُس کے دین میں دخل دے اور وہ جبراً اسلام سے لوگوں کو پھرائے یا اُس میں داخل ہونے سے جبراً باز رکھے اور اس میں داخل ہونے والوں کو صرف اسلام قبول کرنے کے جرم میں قتل کرے۔ اُس قوم کے سوا کسی دوسری قوم سے جہاد نہیں ہوسکتا لیکن اگر جنگ ہوگی تو صرف سیاسی اور ملکی جنگ ہوگی جو دو مسلمان قوموں میں بھی ہوسکتی ہے مگر اس کا نام جہاد نہیں رکھا جاسکتا اور اس جنگ میں شامل ہونا ہر مسلمان کا فرض نہیں ہوگا بلکہ صرف انہی مسلمانوں کا فرض ہوگا جو اُس لڑنے والی حکومت میں بس رہے ہوں کیونکہ یہ جنگ حب الوطنی کی جنگ کہلائے گی۔ دینی جنگ نہیں کہلائے گی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حُبُّ الۡوَطَنِ مِنَ الۡاِیۡمَانِ یعنی وطن کی محبت بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

پھر بتایا کہ ایسی مظلوم قوم کا فرض ہوتا ہے کہ جب اُسے طاقت ملے تو وہ تمام مذاہب کی حفاظت

باقی صفحہ نمبر 06 پر ملاحظہ فرمائیں

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 13 ستمبر 2024 (مکمل متن)
پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
جماعت احمدیہ مراکش کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
نماز جنازہ حاضر و غائب، وصایا، اعلانات
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

129 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہو کر اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک سیکرٹری مال کو جماعت کے تمام کمانے والے افراد کی تعداد معلوم ہونی چاہئے جو چندہ دے سکتے ہیں
نیز ان لوگوں کی تعداد کا بھی علم ہونا چاہئے جو مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں
اسی طرح ان کی تعداد بھی معلوم ہونی چاہئے جو غربت یا کم آمدنی کی وجہ سے بالکل بھی چندہ نہیں دے سکتے

سارے ملک کے بچوں کی تربیت کریں تا کہ اگلی generation احمدی ماحول میں بڑھے
اگر بچوں کی تربیت نہیں کی تو آپ تو احمدی ہوں گے، لیکن بچے پھر اپنی مرضی سے جو دل چاہے گا، جہاں دل چاہے گا چلے جائیں گے

لجنہ کے نظام کو بھی فعال کریں اور لجنہ عورتوں کی تربیت کرے۔ اگر عورتوں کی تربیت نہ ہو تو بچوں کی تربیت نہیں ہوسکتی،
اسی طرح اگر مردوں کے نیک نمونے قائم نہ ہوں تو پھر عورتوں اور بچوں پہ بھی اثر نہیں ہوتا
اس لیے اپنی بھی اصلاح کریں اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی ساتھ attach کریں

ہر فرد جماعت کو اپنے ساتھ جوڑیں۔ خاص طور پر بچوں کو۔ بچوں اور عورتوں کی تربیت کریں۔
اگر گھروں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو ان کی اچھی تربیت ہوگی

لوگوں کو رسالہ الوصیت پڑھنے کے لیے دیں تا کہ اس کو پڑھنے کے بعد پھر وہ موصی بنیں
جب تک کوئی شخص رسالہ الوصیت نہیں پڑھ لیتا اس وقت تک اس کا وصیت کا فارم فِل نہیں کروانا
باقی موصیان سے بھی پوچھ لیں اگر انہوں نے کتاب پڑھی ہوئی ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو ان کو دیں تا کہ وہ پڑھیں

سیکرٹری تربیت کے طور پر آپ کا حلقے کے ہر احمدی سے رابطہ ہونا چاہئے
اپنے ہر احمدی ممبر کو یہ بتائیں کہ احمدیوں میں اور دوسروں میں ایک امتیاز ہونا چاہئے تا کہ لوگوں کو پتا لگے کہ ہم احمدی ہیں

پہلے اپنے بیوی بچوں کو احمدی بنائیں۔ پھر باہر لوگوں کی طرف متوجہ ہوں۔
اگر آپ کے اپنے گھر میں احمدیت نہیں تو آپ نے دوسروں کو کیا تبلیغ کرنی ہے؟

❁ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ جماعت احمدیہ مراکش کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح ❁

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ 01 جنوری 2023ء کو جماعت احمدیہ مراکش نیز مراکش کی ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ مراکش کے شہر رباط سے عہدیداران جماعت نے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز دعا سے ہوا۔ بعدازاں عاملہ ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے شعبہ جات کی رپورٹ پیش کرنے نیز بعض امور پر ہدایات حاصل کرنے کا موقع ملا۔

نیشنل صدر صاحب جماعت مراکش سے حضور انور نے ان کے برکینا فاسو کے حالیہ سفر کے متعلق استفسار فرمایا جس پر موصوف نے بتایا کہ یہ سفر الحمدللہ بہت کامیاب رہا اور وہ وہاں بہت لطف اندوز ہوئے۔ موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں وہاں جانے کا موقع ملا۔ نیز بتایا کہ انہیں مسرور آئی انسٹیٹیوٹ دیکھنے کا موقع ملا اور وہ بہت ہی شاندار ہے۔

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ پھر آپ مراکش میں بھی ایک بنائیں۔

بعدازاں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جو نیشنل سیکرٹری مال کے طور پر بھی خدمت بجا لا رہے ہیں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ایک سیکرٹری مال کو جماعت کے تمام کمانے والے افراد کی تعداد معلوم ہونی چاہیے جو چندہ دے سکتے ہیں نیز ان لوگوں کی تعداد کا بھی علم ہونا چاہیے جو مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح ان کی تعداد بھی معلوم ہونی چاہیے جو غربت یا کم آمدنی کی وجہ سے بالکل بھی چندہ نہیں دے سکتے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں بلکہ یہ نفس کو پاک کرنے کے لیے ضروری ہے۔ اسی لیے اسلام نے مالی قربانی کو فرض کیا ہے۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے کاموں کے حوالے سے موصوف کو ہدایت دی کہ سب خدام کو فعال کریں۔ انہیں بھی جو مرکز سے دور رہتے ہیں۔ انہیں نظام جماعت کے متعلق آگاہ کریں اور ان سے جماعتی خدمت لیں۔ **حضور انور نے فرمایا کہ** آپ ایک چھوٹی مجلس ہیں اس لیے آپ کو ایک ideal مجلس ہونا چاہئے۔

اس کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ موصوف North-West جماعت کے صدر کے طور پر بھی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مراکش میں کُل سات جماعتیں قائم ہیں جن میں سے Casablanca جماعت سب سے بڑی ہے۔ ہر جماعت میں صدران مقرر ہیں جو باقاعدگی سے رپورٹس بھجواتے ہیں۔

صدر صاحب مجلس انصار اللہ جو سیکرٹری تربیت کے طور پر بھی خدمت بجا لا رہے ہیں، نے عرض کی کہ وہ ایک ایسے شہر میں رہتے ہیں جہاں صرف چند احمدی مقیم ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی تربیت کی اہمیت کے بارے میں فرمایا کہ جو لوگ بھی وہاں احمدی ہیں اگر ان کے بچے احمدی ہیں تو شعبہ تربیت کا یہ کام ہے کہ ان کی بھی تربیت کرے۔ سارے ملک کے بچوں کی تربیت کریں تا کہ اگلی generation احمدی ماحول میں بڑھے۔ اگر بچوں کی تربیت نہیں کی تو آپ تو احمدی ہوں گے، لیکن بچے پھر اپنی مرضی سے جو دل چاہے گا، جہاں دل چاہے گا چلے جائیں گے۔ اس لیے ان کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی تربیت کریں تا کہ بچے بھی آپ کے ساتھ جڑے رہیں۔

بچوں کو بتائیں کہ احمدیت کیا ہے اور کیوں ہم احمدی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا پیشگوئیاں تھیں، آخری زمانے میں کیا حالات ہونے تھے، پھر ان حالات کی وجہ سے کس مسیح اور مہدی نے آنا تھا۔ یہ ساری باتیں احمدیت کی بنیادی تعلیم ہے جو ان کو پتا ہونی چاہئے۔

ہم احمدی ہیں، مسلمان ہیں اور حقیقی مسلمان ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے ہیں۔ آپ کو خاتم النبیین ماننے والے ہیں۔ آپ کی تمام پیشگوئیوں پہ یقین رکھنے والے ہیں۔ انصار اللہ بھی اور خدام الاحمدیہ بھی شعبہ اطفال الاحمدیہ کے تحت ان ساری باتوں کی بچوں کو بچپن سے ہی تربیت دینی شروع کرے تا کہ جب بچے بڑے ہوں تو ان کو پتا ہو کہ احمدیت کیا چیز ہے اور وہ کیوں احمدی ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پہلی بار جب روشنی نکلی تھی تو حیرہ اور کسریٰ کے محلات مجھے دکھائے گئے تھے اور جبرئیل نے مجھے کہا کہ آپؐ کی امت اس پر قبضہ کرے گی۔

دوسری مرتبہ روشنی میں ارضِ روم کے سرخ محلات مجھے دکھائے گئے اور جبرئیل نے خبر دی کہ تمہاری امت اس پر قابض ہوگی۔

اور تیسری بار جب روشنی نکلی تو صنعاء کے محلات مجھے دکھائے گئے اور جبریل نے بتایا کہ تمہاری امت ان پر بھی غالب آجائے گی لہٰذا تمہیں خوشخبری ہو۔

خندق کھودنے کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی برکت سے صحابہؓ تو گویا اپنے غم اور محنت کی کلفت کو بھول ہی جاتے تھے

غزوۂ احزاب کے لیے خندق کی کھدائی اور اس دوران پیش آمدہ بعض معجزات کا بیان

احمدیوں کے ایمان میں مضبوطی اور دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعاؤں کی تلقین

اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے اگر ابھی بھی یہ لوگ اصلاح کی طرف توجہ کریں
تو اللہ تعالیٰ ان کو مصیبتوں سے نکال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو عقل اور سمجھ آجائے۔

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ستمبر 2024ء بمطابق 13 تبوک 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

جنگِ احزاب کے حوالے سے گذشتہ خطبہ میں ذکر ہو رہا تھا کہ کس طرح خیبر کے یہودیوں کی عہد شکنی اور بغض کی وجہ سے کفار کا ایک لشکر تیار ہوا تا کہ مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں ختم کیا جاسکے۔ اس کی مزید تفصیل تاریخ سے یوں ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُلَیط اور سفیان بن عوف اسلمی کو لشکروں کی خبر لانے کے لیے بھیجا تو یہ دونوں گئے۔ جب یہ مقام بَیْدَاء پر پہنچے۔ بَیْدَاء مکہ اور مدینہ کے درمیان ذوالحلیفہ سے آگے ایک میدانی علاقہ ہے اور ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ سات میل کے فاصلے پر ہے۔ بہرحال ان دونوں کی طرف ابوسفیان کے گھڑ سوار متوجہ ہوئے کہ دیکھیں۔ دشمن کی ان پر نظر پڑ گئی تو یہ دونوں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور ایک قبر میں دفن کیا گیا۔ لکھا ہے کہ جب خندق کھودنے کا فیصلہ ہو گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی مہاجرین اور انصار بھی تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے پڑاؤ کے لیے جگہ تلاش کی تو سب سے موزوں جگہ یہ نظر آئی کہ آپ سَلَع پہاڑ کو اپنی پشت کی طرف رکھیں اور مَذَاذ سے ذُبَاب اور رَاتِج تک خندق کھودی جائے۔ مَذَاذ جو ہے یہ مدینہ میں کوہ سَلَع کے قریب ایک مقام تھا اور ذُبَاب مدینہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام تھا۔ رَاتِج مدینہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ تھا۔ یہ یہود کا قلعہ تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ذُبَاب کے مشرق میں واقع ایک چھوٹا پہاڑ تھا۔ تو اس دن خندق کا کام شروع ہوا اور مسلمانوں نے بنوقریظہ سے کھدائی کے بہت سے آلات، کدالیں، بڑے کلہاڑے، بیلچے وغیرہ مستعار لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی ہر جانب کی کھدائی ایک قوم کے سپرد کر دی۔ آپؐ نے صحابہ کو دس دس کی ٹولیوں میں تقسیم فرمایا اور ہر دس افراد کے لیے قریباً چالیس گز کا ٹکڑا مقرر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کھدائی میں حصہ لیا اور مٹی اپنی پیٹھ پر اٹھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت اور پیٹ غبار آلود ہو جاتے۔ جو مسلمان اپنے حصہ سے فارغ ہو جاتے وہ دوسرے کی مدد کے لیے پہنچ جاتے یہاں تک کہ خندق مکمل ہو گئی۔ یہ نہیں کہ ایک کا کام مکمل ہو گیا تو بیٹھ گئے بلکہ اپنے ساتھیوں کی مدد کے لیے پہنچ جاتے تھے۔ خندق کھودنے میں کوئی مسلمان پیچھے نہیں رہا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جب ٹوکریاں نہ ملتیں تو جلدی میں اپنے کپڑوں میں مٹی منتقل کرتے تھے، جو چادر ہوتی تھی اس میں مٹی ڈال کے لے جاتے تھے۔ (ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 364-365 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت صفحہ 105، 125، 129، 265 زوار اکیڈمی کراچی) (خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ صفحہ 553-554 مکتبہ العلمیۃ مدینہ منورہ)

اس کی تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی بیان فرمائی ہے۔ کہتے ہیں کہ ”اتنے بڑے لشکر کی نقل وحرکت کا مخفی رکھنا کفّار کے لیے مشکل تھا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاسوسی کا انتظام بھی نہایت پختہ تھا۔ چنانچہ ابھی قریش کا لشکر مکہ سے نکلا ہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خبر پہنچ گئی۔ جس پر آپؐ نے صحابہ کو جمع کر کے اس کے متعلق مشورہ فرمایا۔ اس مشورہ میں ایران کے ایک مخلص صحابی سلمان فارسیؓ بھی شریک تھے ...... چونکہ سلمان فارسی عجمی طریقِ جنگ سے واقف تھے۔“ یعنی جو غیر عربوں کا طریقِ جنگ تھا اس سے واقف تھے۔ ”انہوں نے یہ مشورہ پیش کیا کہ مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے ایک لمبی اور گہری خندق کھود کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیا جاوے۔ خندق کا خیال عربوں کے لیے بالکل نیا تھا۔ لیکن یہ معلوم کر کے کہ یہ طریقِ جنگ دیارِ عجم میں عام طور پر کامیابی کے ساتھ رائج ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز کو منظور فرمایا۔“

گذشتہ خطبہ میں ذکر بھی ہوا تھا کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے بھی بتایا تھا کہ یہ طریق ٹھیک ہے۔ بہرحال لکھا ہے کہ ”اور چونکہ مدینہ کا شہر تین طرف سے ایک حد تک محفوظ تھا یعنی مکانات کی مسلسل دیواروں اور گھنے درختوں اور چٹانوں کے سلسلے کی وجہ سے یہ اطراف لشکرِ کفار کے اچانک حملہ سے محفوظ تھیں اور صرف شامی طرف ایسی تھی جہاں دشمن ہجوم کر کے مدینہ پر حملہ آور ہو سکتا تھا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غیر محفوظ طرف میں خندق کے کھودے جانے کا حکم دیا اور آپؐ نے خود اپنی نگرانی میں موقعہ پر نشان لگا کر تقسیمِ کار کے اصول کے ماتحت خندق کو دس دس ہاتھ یعنی پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ہر ٹکڑہ دس دس صحابیوں کے سپرد فرما دیا۔ ان پارٹیوں کی تقسیم میں یہ خوشگوار اختلاف رونما ہوا کہ سلمان فارسی کس گروہ میں شمار ہوں۔“ ہر گروہ چاہتا تھا کہ سلمان فارسی اس میں شامل ہوں۔ ”آیا وہ مہاجر سمجھے جائیں یا بوجہ اس کے کہ وہ اسلام کی آمد سے پہلے ہی مدینہ میں آئے ہوئے تھے انصار میں شمار ہوں۔ بوجہ اس کے کہ سلمان اس طریق جنگ کے محرک تھے اور ویسے بھی ایک مستعد اور باوجود بوڑھے ہونے کے مضبوط آدمی تھے ہر فرقہ ان کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا تھا۔ آخر یہ اختلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا اور آپؐ نے فریقین کے دعاوی سن کر۔“ دونوں نے، ہر ایک نے جو دعویٰ کیا تھا آپؐ نے سنا اور پھر ”مسکراتے ہوئے فرمایا کہ سلمان دونوں میں سے نہیں ہے۔“ نہ وہ مہاجروں میں سے ہے نہ انصار میں سے۔ ”بلکہ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ“ یعنی سلمان میرے اہل بیت میں شمار کیے جائیں۔“ اس وقت سے سلمان کو یہ شرف حاصل ہو گیا کہ وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے آدمی سمجھے جانے لگے۔

الغرض خندق کی تجویز پختہ ہونے کے بعد صحابہؓ کی جماعت مزدوروں کے لباس میں ملبوس ہو کر میدانِ کارزار میں نکل آئی۔ کھدائی کا کام کوئی آسان کام نہیں تھا“ بڑا مشکل کام تھا ”اور پھر یہ موسم بھی سردی کا تھا جس کی وجہ سے ان ایام میں صحابہؓ نے سخت تکالیف اٹھائیں اور چونکہ دوسرے کاروبار بالکل بند ہو گئے تھے اس لیے وہ لوگ جن کا کام روز کی روٹی روز کمانا تھا اور صحابہ میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں تھی۔“ روز کا روز کام کرتے تھے اور ان کو کھانے کے لیے پیسے ملتے تھے۔ ”ان کو تو ان دنوں میں بھوک اور فاقہ کشی کی مصیبت بھی برداشت کرنی پڑی اور چونکہ صحابہ کے

پاس نوکر اور غلام بھی نہ تھے اس لیے سب صحابہ کو خود اپنے ہاتھ سے کام کرنا پڑتا تھا۔ جو دس دس کی ٹولیاں مقرر ہوئی تھیں انہوں نے اپنے کام کی اندرونی تقسیم اس طرح کی تھی کہ کچھ آدمی کھدائی کرتے تھے اور کچھ کھدی ہوئی مٹی اور پتھروں کو ٹوکریوں میں بھر بھر کر اپنے کندھوں پر لاد کر باہر پھینکتے جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیشتر حصہ اپنے وقت کا خندق کے پاس گزارتے تھے اور بسا اوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی کی ڈھلائی کا کام کرتے تھے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 574-575)

خندق کی کھدائی کے دوران تازہ دم رکھنے کے لیے شعر بھی پڑھے جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ سہل بن سعد اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری یہ مشقت اور بھوک دیکھی تو فرمایا

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

کہ اے اللہ! عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے۔ پس تُو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔ اس پر صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی جب تک ہم زندہ ہیں۔

حضرت بَرَاء بن عازِبؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی اٹھاتے دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کی سفیدی مٹی میں چھپ گئی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن رَوَاحہ کے یہ شعر پڑھتے سنا۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

یعنی ہمارے مولیٰ! اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی اور ہم صدقہ و خیرات کرنے اور تیری عبادت کرنے کے قابل نہ بنتے۔ پس اے خدا! جب تُو نے ہمیں اس حد تک پہنچایا ہے تو اَب اس مصیبت کے وقت میں ہمارے دلوں کو سکینت عطا کر اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ۔ تُو جانتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے خلاف ظلم اور تعدی کے رنگ میں حملہ آور ہو رہے ہیں اور ان کی نیت ہمیں اپنے دین سے بے دین کرنا ہے مگر اے ہمارے خدا! تیرے فضل سے ہمارا یہ حال ہے کہ جب وہ ہمیں بے دین کرنے کے لیے کوئی تدبیر اختیار کرتے ہیں تو ہم ان کی تدبیر کو دور سے ہی ٹھکرا دیتے ہیں اور ان کے فتنہ میں پڑنے سے انکار کرتے ہیں اور اَبَيْنَا اَبَيْنَا پر آپؐ بلند آواز کرتے۔ ایک روایت میں ہے کہ شعر کے آخر پر آواز کو لمبا کرتے۔

بہر حال خندق کی کھدائی ایک مشقت طلب کام تھا اور دیگر صحابہ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خندق کی کھدائی میں ساتھ ساتھ تھے۔ کبھی کدال چلاتے اور کبھی بیلچے سے مٹی جمع کرتے اور کبھی ٹوکری میں مٹی اٹھاتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ تھکاوٹ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔ پھر آپؐ نے اپنے بائیں پہلو پر پتھر کا سہارا لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آ گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑے ہو کر لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرنے سے روکتے رہے کہ کہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگا نہ دیں۔ جب کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو جلدی سے اٹھے اور فرمایا۔ تم نے مجھے بیدار کیوں نہیں کیا؟ مَیں سویا ہوا تھا مجھے جگایا کیوں نہیں؟ اور پھر آپؐ بڑا کلہاڑا اٹھا کر زمین پر مارنے لگے یعنی کام شروع کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی برکت سے صحابہؓ تو گویا اپنے غم اور محنت کی کُلفت کو بھول ہی جاتے تھے اور جہاں ایک طرف پاکیزہ شعر خوانی ہوتی تو دوسری طرف ہلکا پھلکا مزاح بھی جاری رہتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابتؓ جو کہ کم سن نوجوان تھے خندق کھودتے کھودتے خندق کے اندر ہی سو گئے تو ان کے ایک ساتھی نے ان کا کھدائی کا سامان مذاق میں اٹھا لیا اور جب وہ بیدار ہوئے تو اپنا ساز و سامان نہ پا کر گھبرا گئے جبکہ دوسرے دوست اس پریشانی سے محظوظ ہونے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو آپؐ نے حضرت زیدؓ کو فرمایا۔ لڑکے تم ایسے سوئے کہ اپنے سامان کی بھی خبر نہ ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود حضرت زیدؓ کے پاس تشریف لائے اور مسکراتے ہوئے فرمایا: يَا أَبَا رُقَادٍ! اے نیند کے ماتے! البتہ ساتھ ہی اس طرح کے مذاق کی بھی حکیمانہ انداز میں اصلاح فرمائی اور فرمایا کہ زید کے سامان کی کسی کو خبر ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ حضورؐ میرے پاس اس کا سامان ہے اور مَیں نے ہی اٹھایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو اس طرح پریشان نہیں کرنا چاہیے کہ اس کے ہتھیار اور اوزار اٹھا لیے جائیں۔

(سیرت الحلبیہ جلد 2 صفحہ 420) (سبل الہدیٰ جلد 4 صفحہ 365 تا 367 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

(امتاع الاسماع جلد 1 صفحہ 227 دار الکتب العلمیة بیروت)

صحابہؓ کی مسلسل شبانہ روز محنت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی برکت سے یہ خندق مکمل ہو گئی۔ مسلمانوں نے خندق کھود کر اس کو پختہ کر دیا۔ خندق کی تکمیل کتنی مدت میں ہوئی؟ اس کے متعلق روایات ہیں۔ چھ دن، دس دن، پندرہ دن، بیس دن اور ایک مہینہ۔ یہ مدت بیان کی جاتی ہے۔ پندرہ دن اور ایک ماہ کے متعلق زیادہ اتفاق کیا جاتا ہے۔

(سیرت الحلبیہ جلد 2 صفحہ 422 دار الکتب العلمیة بیروت)

اس خندق کی لمبائی تقریباً چھ ہزار گز یا کوئی ساڑھے تین میل تھی، چوڑائی نو ہاتھ اور گہرائی سات ہاتھ۔ ایک ہاتھ ڈیڑھ فٹ کا بیان کیا جاتا ہے اس طرح چوڑائی تیرہ چودہ فٹ اور گہرائی دس گیارہ فٹ بنتی ہے۔

(اٹلس سیرت نبویؐ صفحہ 278 مطبوعہ دار السلام) (غزوہ احزاب از محمد احمد باشمیل صفحہ 171 نفیس اکیڈمی کراچی) (الصحیح من سیرة النبی الاعظم ﷺ جلد 10 صفحہ 208 المرکز الاسلامی للدراسات)

یہ طویل و عریض خندق صدیوں تک موجود رہی یہاں تک کہ وادی بُطْحَان کے پانی کے مسلسل بہاؤ اور کاٹ کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ معدوم ہوتی گئی۔ بُطْحَان جو ہے یہ بھی مدینہ کے تین مشہور وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ باقی دو وادیاں عقیق اور وادی قَنَاة ہیں۔

(فرہنگ سیرت صفحہ 58-59 زوار اکیڈمی کراچی)

وہ خندق کچھ تو لوگوں نے بھر دی تھی تا کہ اس کے آر پار جانے کے لیے رستے بن جائیں اور باقی ماندہ وادی بطحان کے نالے کی بھل سے بھر گئی۔ بھل کہتے ہیں دریا سے بارشوں کا جو پانی آتا ہے اس کے ساتھ مٹی آتی ہے وہ جمع ہوتی رہتی ہے اس سے بھر گئی۔ چھٹی صدی ہجری کے مشہور مؤرخ مدینہ حافظ ابن نَجَّار لکھتا ہے کہ جہاں تک خندق کا تعلق ہے وہ آج بھی ہمارے دور میں موجود ہے۔ البتہ اس نے ایک نالے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس کی دیوار بہت ساری جگہوں سے منہدم ہو چکی ہے اور کھجور کے درختوں کی کثیر تعداد اس کے اندر اُگ چکی ہے۔ نویں صدی ہجری کے ایک مصنف لکھتے ہیں کہ آج اس خندق میں سے کچھ بھی نہیں بچا۔ چھ سو سال تک تو یہ قائم رہی۔ نویں صدی میں وہ کہتا ہے کوئی نشان نہیں سوائے اس کے کہ اس کا محل وقوع اس ندی سے معلوم پڑ جاتا ہے جو کہ وادی بُطْحَان کا حصہ ہے اور اس کی جگہ بہ رہی ہے۔

(جستجوئے مدینہ صفحہ 405 اورینٹل پبلی کیشنز پاکستان)

لکھا ہے کہ ہر چند کہ مدینہ میں یہ دن خوف و ہراس اور پریشانی کے تھے منافقین آنے بہانے بنا کر اپنے اپنے ڈیروں اور گھروں کی طرف جانا شروع ہو گئے تھے لیکن صحابہؓ کا عمومی جوش اور ولولہ قابلِ دید تھا۔ بچے اور عورتیں بھی ان کے شانہ بشانہ ان کی ہمت بندھانے اور ان کی معاونت کرنے میں پیش پیش تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات بھی خطرے کی اس گھڑی میں عزم و ہمت کے ساتھ مردانہ وار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں۔ خندق چونکہ مدینہ سے باہر کھودی جا رہی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر یہیں رہتے تھے اور مدینہ کی عورتوں اور بچوں کو مدینہ میں بعض مضبوط قلعوں میں منتقل کر دیا گیا تھا اس لیے کبھی تو حضرت عائشہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے آتیں اور چند دن رہتیں۔ پھر حضرت ام سلمہؓ چند دن رہتیں۔ پھر حضرت زینبؓ چند دن رہتیں اور باقی تمام ازواجِ مطہرات بنو حارثہ کے مضبوط قلعہ میں تھیں اور بعض نے کہا کہ ازواجِ مطہرات بنو زُرَیق کے قلعہ نَسْر میں تھیں اور کہا گیا ہے کہ بعض ازواجِ مطہرات فَارِعْ میں تھیں۔ یہ مختلف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہے شُکرِ ربِّ عزّ وجلّ خارج از بیاں ✿ جس کے کلام سے ہمیں اس کا مِلا نشاں
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں ✿ ہو گی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

طالبِ دُعا : سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا ✿ وہ اپنے مُنہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا
اُس نے درختِ دِل کو معارف کا پھل دیا ✿ ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دِل بدل دیا

طالبِ دُعا : زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

روایتیں ہیں۔ فَارِغ جو ہے یہ مدینہ میں حضرت حَسَّان بن ثَابِتؓ کا قلعہ تھا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 367 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(فرہنگ سیرت صفحہ 223 زوار اکیڈمی کراچی)

خندق کی کھدائی کے وقت بعض معجزات بھی ہوئے۔ ان میں سے کھدائی کے دوران چٹان نہ ٹوٹنے والا واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ روایت میں ہے کہ خندق کی کھدائی کے دوران ایک سخت اور پتھریلی جگہ آ گئی اور صحابہؓ سخت کوشش کے باوجود اس جگہ کی کھدائی سے عاجز آ گئے۔ آخر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر فریاد کی۔ آپؐ نے کدال لی اور اس جگہ ماری تو وہ پتھریلی زمین ریت کی طرح بھر بھرا گئی۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پانی منگوایا اور اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا پھر آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور اس کے بعد یہ پانی اس پتھریلی زمین پر چھڑک دیا۔ وہاں جو صحابہؓ اس وقت موجود تھے ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی دے کر ظاہر فرمایا ہے کہ یہ پانی پڑتے ہی وہ زمین ملائم ہو کر ریت کی طرح ہوگئی۔

(سیرت الحلبیہ جلد 2 صفحہ 420 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یہ واقعہ دوسرا ہے جہاں بادشاہتوں کی خوشخبریاں دی گئی تھیں۔ وہ دوسرا واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے۔ پہلا واقعہ جو تھا وہ تو پانی ڈالنے کا تھا اور یہ وہ ہے جس میں آپؐ کو آئندہ بادشاہتوں کی خوشخبریاں دی گئیں اس کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک اَور موقع پر ذکر ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے ایک چٹان ٹوٹ نہیں رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ سے کدال لے لی اور ایک ضرب لگائی تو ایک بجلی کی سی چمک نمودار ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اللہ اکبر! پاس کھڑے صحابہ نے بھی اللہ اکبر! کہا اور اس کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار ضرب لگائی اور اس میں سے چمک نکلی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اللہ اکبر! اور چٹان کا کچھ حصہ اور ٹوٹ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار ضرب لگائی تو چٹان کا باقی حصہ بھی ٹوٹ گیا اور اس میں سے پھر ایک چمک نکلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر! کہا۔ صحابہ نے بھی ہر بار اللہ اکبر! کہا۔ حضرت سلمان فارسیؓ جو پاس ہی کھڑے تھے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپؐ کدال سے ضرب لگاتے تھے تو چٹان سے ایک روشنی سی نکلتی تھی اور آپؐ نے اللہ اکبر بھی کہا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! کیا تم نے بھی روشنی کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں نے بھی دیکھی تھی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی بار جب روشنی نکلی تھی تو حِیرہ اور کسریٰ کے محلات مجھے دکھائے گئے تھے اور جبرئیل نے مجھے کہا کہ آپؐ کی امت اس پر قبضہ کرے گی۔ دوسری مرتبہ روشنی میں ارضِ روم کے سرخ محلات مجھے دکھائے گئے اور جبرئیل نے خبر دی کہ تمہاری امت اس پر قابض ہو گی اور تیسری بار جب روشنی نکلی تو صَنْعَاء کے محلات مجھے دکھائے گئے اور جبریل نے بتایا کہ تمہاری امت ان پر بھی غالب آ جائے گی۔ لہٰذا تمہیں خوشخبری ہو۔ اور سب نے کہا الحمد للہ! سچا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تنگی کے بعد ہم سے مدد کا وعدہ کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارس کے محلات کی نشانیاں سلمانؓ کو بیان کرنے لگے تو سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے یہ ہی اس کی نشانی ہے۔ یعنی جس جس طرح آپؐ نے بتایا تھا کہ یہ ان کی نشانیاں ہیں حضرت سلمانؓ نے اس کی تصدیق کی۔ کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! یہ فتوحات اللہ تعالیٰ میرے بعد دے گا۔ شام کو فتح کیا جائے گا اور ہرقل اپنی مملکت کے آخر تک بھاگ جائے گا اور تم شام پر غالب ہو گے۔ تم سے کوئی جھگڑا اور مزاحمت نہ کرے گا اور یہ مشرق فتح ہو گا اور کسریٰ قتل کیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ اس پر منافقین بڑا تمسخر اڑایا کرتے تھے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ مصیبت اور بے کسی اور خوف و ہراس کے اس عالم میں اس عظیم الشان لیکن بظاہر غیر ممکن بشارت سے مومنوں کا ایمان تو اور بڑھ گیا اور ان کی بشاشت میں مزید اضافہ کا باعث بنا لیکن منافقین نے اس پر تمسخر کرنا شروع کر دیا۔ منافقین نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں یہ خبر دے رہے ہیں کہ وہ یثرب سے حیرہ کے محل اور کسریٰ کے شہر دیکھ رہے ہیں اور تم وہ فتح کرو گے حالانکہ تم یہاں اپنے بچاؤ کے لیے خندقیں کھود رہے ہو اور تم میں اتنی بھی طاقت نہیں ہے کہ تم یہاں سے نکل سکو اور کچھ دور قضائے حاجت کے لیے جا سکو۔ اس موقع پر منافقین کی اس کیفیت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے۔ فرمایا کہ وَ اِذۡ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗۤ اِلَّا غُرُوۡرًا۔ (الاحزاب: 13) اور جب منافقوں نے اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا کہا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے دھوکے کے سوا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ لیکن دیکھنے والوں نے پھر دیکھا کہ چند ہی سالوں کے اندر اندر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں یہ سارے شہر اور محلات فتح ہوئے اور یہی بے بس اور بے کس فاقہ کش مومنین ان محلات کے وارث بنے۔ حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ تمام فتوحات میں نے دیکھی ہیں۔

(الاکتِفاء جلد 1 صفحہ 422)(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 368 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ان واقعات کو جو پتھر توڑنے کے ہیں اور معجزات جو رونما ہوئے اس کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اپنے انداز میں بیان کیا ہے، لکھتے ہیں کہ ”تنگی اور شدت کی حالت میں خندق کھودتے کھودتے ایک جگہ سے ایک پتھر نکلا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہ آتا تھا اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ تین دن کے مسلسل فاقہ سے سخت نڈھال ہو رہے تھے۔ آخر تنگ آ کر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک پتھر ہے جو ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ اس وقت آپ کا بھی یہ حال تھا کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا مگر آپؐ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور ایک کدال لے کر اللہ کا نام لیتے ہوئے اس پتھر پر ماری۔ لوہے کے لگنے سے پتھر میں سے ایک شعلہ نکلا جس پر آپؐ نے زور کے ساتھ اللہ اکبر! کہا اور فرمایا کہ مجھے مملکت شام کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اور خدا کی قسم! اس وقت شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اس ضرب سے وہ پتھر کسی قدر شکستہ ہو گیا۔ دوسری دفعہ آپؐ نے پھر اللہ کا نام لے کر کدال چلائی اور پھر ایک شعلہ نکلا جس پر آپ نے پھر اللہ اکبر! کہا اور فرمایا اس دفعہ مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آ رہے ہیں۔ اس دفعہ پتھر کسی قدر زیادہ شکستہ ہو گیا۔ تیسری دفعہ پھر آپؐ نے کدال ماری جس کے نتیجہ میں پھر ایک شعلہ نکلا اور آپ نے پھر اللہ اکبر! کہا اور فرمایا اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم صنعاء کے دروازے مجھے اس وقت دکھائے جا رہے ہیں۔ اس دفعہ وہ پتھر بالکل شکستہ ہو کر اپنی جگہ سے گر گیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقعہ پر بلند آواز سے تکبیر کہی اور پھر بعد میں صحابہ کے دریافت کرنے پر آپ نے یہ کشوف بیان فرمائے۔ اور مسلمان اس عارضی روک کو دور کر کے پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ نظارے عالَمِ کشف سے تعلق رکھتے تھے۔ گویا اس تنگی کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مسلمانوں کی آئندہ فتوحات اور فراخیوں کے مناظر دکھا کر صحابہ میں امید و شگفتگی کی روح پیدا فرمائی مگر بظاہر حالات یہ وقت ایسا تنگی اور تکلیف کا وقت تھا کہ منافقین مدینہ نے ان وعدوں کو سن کر مسلمانوں پر پھبتیاں اڑائیں کہ گھر سے باہر قدم رکھنے کی طاقت نہیں اور قیصر و کسریٰ کی مملکتوں کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ مگر خدا کے علم میں یہ ساری نعمتیں مسلمانوں کے لیے مقدر ہو چکی تھیں۔ چنانچہ یہ وعدے اپنے اپنے وقت پر یعنی کچھ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں اور زیادہ تر آپ کے خلفاء کے زمانہ میں پورے ہو کر مسلمانوں کے ازدیادِ ایمان و امتنان کا باعث ہوئے۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 577-578)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس بارے میں لکھا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ”جب خندق کھودی جا رہی تھی تو زمین میں سے ایک ایسا پتھر نکلا جو کسی طرح لوگوں سے ٹوٹتا نہیں تھا۔ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس بات کی خبر دی تو آپؐ وہاں خود تشریف لے گئے۔ اپنے ہاتھ میں کدال پکڑا اور زور سے اس پتھر پر مارا۔ کدال کے پڑنے سے اس پتھر میں سے روشنی نکلی اور آپؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر! پھر دوبارہ آپؐ نے کدال مارا تو پھر روشنی نکلی۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر! پھر آپؐ نے تیسری دفعہ کدال مارا اور پھر پتھر سے روشنی نکلی اور ساتھ ہی پتھر ٹوٹ گیا۔ اس موقع پر پھر آپؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر! صحابہؓ نے آپؐ سے پوچھا۔ یا رسول اللہؐ! آپؐ نے تین دفعہ اللہ اکبر کیوں فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا پتھر پر کدال پڑنے سے تین دفعہ جو روشنی نکلی تو تینوں دفعہ خدا نے مجھے اسلام کی آئندہ ترقیات کا نقشہ دکھایا۔ پہلی دفعہ کی روشنی میں مملکت قیصر کے شام کے محلات دکھائے گئے اور اس کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ دوسری دفعہ کی روشنی میں مدائن کے سفید محلات مجھے دکھائے گئے اور مملکتِ فارس کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ تیسری دفعہ کی روشنی میں صنعاء کے دروازے مجھے دکھائے گئے اور مملکتِ یمن کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ پس تم خدا کے وعدوں پر یقین رکھو۔ دشمن تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 269)

ان معجزات میں جو ان دنوں میں ہوتے رہے ایک کھانے کا معجزہ بھی ہے۔ اَور بھی کھانے کے معجزے ہوں گے لیکن ایک واقعہ یوں بیان ہوتا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے کھانا پکوایا اور اس میں برکت پڑی۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایہ نازِ ایمان و اعتقاد ہوتے، تو ہم قوموں کو شرمساری سے مُنہ بھی نہ دکھا سکتے“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 9 مطبوعہ قادیان 2018)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❁ حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا ❁

(مسند احمد بن حنبل)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

اس کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت جابرؓ نے انہی دنوں میں سے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے اور صحابہ کرامؓ تین دن سے وہاں ہیں، کوئی کھانے کی چیز چکھی بھی نہیں۔ تین دن ہو گئے کچھ کھانے کو نہیں ملا۔ جابر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے گھر جا کر اپنی بیوی کو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت بھوک کے آثار دیکھے ہیں جس کو دیکھ کر مجھ سے صبر نہیں ہو سکا۔ کیا گھر میں کچھ ہے؟ اس نے کہا گھر میں ایک صاع جَو کا یعنی اڑھائی سیر سے کچھ کم جَو ہے اور بکری کا بچہ ہے تو بیوی نے وہ برتن نکالا جس میں ایک صاع جَو تھا۔ اور کہتے ہیں میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا۔ اہلیہ نے جَو پیسے اور میں نے گوشت کو ہنڈیا میں ڈال دیا۔ میری اہلیہ نے کہا چونکہ کھانا تھوڑا سا ہے اس لیے چپکے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے سامنے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے یعنی لوگ زیادہ ہو جائیں اور کھانا تھوڑا رہ جائے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک یا دو آدمی تشریف لے چلیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو میری انگلیوں میں ڈالا اور پوچھا کتنا ہے؟ میں نے بتایا کہ اتنا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ہے اور طیب ہے۔ تم گھر جاؤ اور اپنی بیوی سے کہو کہ میرے آنے تک ہنڈیا کو نیچے نہ اتارے اور روٹی پکانا شروع نہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز لگائی۔ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے۔ آ جاؤ! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے آگے آگے چلنے لگے اور مجھے اتنی شرم آئی کہ اس کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جان سکتا ہے۔ مَیں نے دل میں کہا یہ تو بہت زیادہ لوگ آ گئے ہیں۔ ایک صاع جَو اور بکری کے بچے پر اتنے لوگوں کا آنا اللہ کی قسم رسوائی ہے۔ میں گھر میں اپنی بیوی کے پاس گیا تو میں نے سارا ماجرا بیان کیا اس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ مہاجرین وانصار کو لے کے آ رہے ہیں۔ اہلیہ نے کہا کہ تیرا بھلا ہو مَیں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ چپکے سے عرض کرنا۔ شوہر نے بیوی کو بتایا کہ میں نے بالکل اسی طرح کہا تھا جیسا تم نے کہا تھا۔ بیوی نے کہا کہ باقی سب لوگوں کو تم نے دعوت دی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی تھی۔ اس پر ایمان و اخلاص کی پیکر بیوی نے کہا کہ پھر کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اب فکر کی کوئی بات نہیں۔ یہ ایمان اس عورت کا ہے جو اپنے خاوند سے بھی اس وقت ایمان واخلاص میں بڑھ گئی۔ جابر بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا تم دس دس افراد داخل ہو۔ یعنی جو لوگ آئے تھے ان کو دس دس کی ٹولیوں میں بانٹا اور جابر کی اہلیہ نے آٹا نکالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا دی۔ پھر ہماری ہنڈیا میں لعاب ڈال کر برکت کی دعا کی۔ پھر ہمیں فرمایا روٹی پکاؤ اور سالن ڈالو اور ہنڈیا کو ڈھانپ دو۔ پھر روٹی تندور سے نکالو اور روٹیوں کو ڈھانپ دو تو ہم نے ایسا ہی کیا۔ ہم سالن نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیا کو ڈھانپ دیتے پھر اس کو کھولتے تو ہم نے دیکھا کہ اس سے کچھ کم نہیں ہوا اور تنور سے روٹی نکالتے پھر اس کو ڈھانپ دیتے تو اس سے بھی کچھ کم نہ ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی کے ٹکڑے کرتے اور اس پر گوشت ڈالتے اور اپنے صحابہؓ کے قریب کر کے فرماتے کہ کھاؤ۔ جب ایک جماعت سیر ہو جاتی تو وہ چلے جاتے۔ پھر دوسرے کو بلاتے یہاں تک کہ ہزار افراد نے وہ کھانا کھایا اور سب چلے گئے اور ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا پہلے کی طرح پڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم کھاؤ اور لوگوں کو بھی بھیجو کیونکہ لوگ بہت زیادہ بھوکے ہیں۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 369 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (لغات الحدیث جلد 2 صفحہ 648)

اس واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی لکھا ہے۔ انہوں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ ”ایک مخلص صحابی جابر بن عبداللہ نے آپ کے چہرہ پر بھوک کی وجہ سے کمزوری اور نقاہت کے آثار دیکھ کر آپ سے اپنے گھر جانے کی اجازت لی۔ گھر آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی شدت کی وجہ سے سخت تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے کہا ہاں کچھ جَو کا آٹا ہے اور ایک بکری ہے۔ جابر کہتے ہیں کہ اس پر میں نے بکری کو ذبح کیا اور آٹے کو گوندھا اور پھر اپنی بیوی سے کہا کہ تم کھانا تیار کرو۔ میں رسول اللہ کی خدمت میں جا کر عرض کرتا ہوں کہ تشریف لے آئیں۔ میری بیوی نے کہا دیکھنا مجھے ذلیل نہ کرنا۔ کھانا تھوڑا ہے۔ رسول اللہؐ کے ساتھ زیادہ لوگ نہ آئیں۔ جابر کہتے ہیں کہ میں گیا اور میں نے آہستگی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ گوشت اور جَو کا آٹا ہے جن کے پکانے کے لیے میں اپنی بیوی سے کہہ آیا ہوں۔ آپ اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف لے چلیں اور کھانا تناول فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: کھانا کتنا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس اس قدر ہے۔ آپ نے فرمایا بہت ہے۔ پھر آپ نے اپنے اردگرد نگاہ ڈال کر بلند آواز سے فرمایا: اے انصار ومہاجرین کی جماعت! چلو جابر نے ہماری دعوت کی ہے چل کر کھانا کھا لو۔ اس آواز پر کوئی ایک ہزار فاقہ مست صحابی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ آپؐ نے جابر سے فرمایا کہ تم جلدی جلدی جاؤ اور اپنی بیوی سے کہہ دو کہ جب تک میں نہ آلوں ہنڈیا کو چولہے پر سے نہ اتارے اور نہ ہی روٹیاں پکانا شروع کرے۔ جابر نے جلدی سے جا کر اپنی بیوی کو اطلاع دی اور وہ بیچاری سخت گھبرائی کہ کھانا تو صرف چند آدمیوں کے اندازہ کا ہے اور آ رہے ہیں اتنے لوگ! اب کیا ہوگا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پہنچتے ہی بڑے اطمینان کے ساتھ ہنڈیا اور آٹے کے برتن پر دعا فرمائی اور پھر فرمایا اب روٹیاں پکانا شروع کر دو۔ اس کے بعد آپ نے آہستہ آہستہ کھانا تقسیم کرنا شروع فرما دیا۔ جابر روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس ذات کی قَسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی کھانے سے سب لوگ سیر ہو کر اٹھ گئے اور ابھی ہماری ہنڈیا اسی طرح ابل رہی تھی اور آٹا اسی طرح پک رہا تھا۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 578)

جنگ اَحزاب کے حوالے سے باقی باتیں انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ دعاؤں کی طرف میں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ اس طرف بہت توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے۔ ہر جگہ، ہر ملک میں رہنے والے احمدی کو، بنگلہ دیش میں، پاکستان میں دوسری جگہوں پر ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے۔ اور دنیا جس آگ میں پڑ رہی ہے اور جانے کی بڑی تیزی سے کوشش کر رہی ہے اس سے دنیا کو بھی بچائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ اگر ابھی بھی یہ لوگ اصلاح کی طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو مصیبتوں سے نکال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو عقل اور سمجھ آ جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۴/اکتوبر ۲۰۲۴ء صفحہ ۲ تا ۶)

☆......☆......☆

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

کرے اور اُن کی مقدس جگہوں کے ادب اور احترام کا خیال رکھے اور اس غلبہ کو اپنی طاقت اور قوت کا ذریعہ نہ بنائے بلکہ غریبوں کی خبر گیری، ملک کی حالت کی درستی اور فتنہ و شرارت کے مٹانے میں اپنی قوتیں صرف کرے کیونکہ اسلام دنیا میں بطور شاہد اور محافظ کے آیا ہے نہ کہ بطور جابر اور ظالم کے۔ وہ لوگ جو اسلامی جہاد پر اعتراض کیا کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ کیا اس قسم کی لڑائی مسلمانوں کے اختیار میں ہے کہ جب اُن کا جی چاہے شروع کر دیں اور کفار کو قیدی بنانا شروع کر دیں۔ اس قسم کی جنگ کی ابتداء تو دشمن کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے اور جب اُس سے بچنا اُس کے اختیار میں ہے تو اس کے بعد بھی اگر وہ ایسی جنگ کرتا ہے اور جبراً دوسروں کا مذہب اُن سے بدلوانا چاہتا ہے تو یا تو وہ پاگل ہے اور یا اس قابل ہے کہ اُسے سزا دی جائے کیونکہ اُسے اختیار تھا کہ وہ حملہ نہ کرتا۔ اسے اختیار تھا کہ وہ دوسروں پر ظلم نہ کرتا۔ اُسے اختیار تھا کہ وہ دین کیلئے جنگ نہ کرتا اور اس طرح اپنے آپکو ہلاکت اور بربادی سے بچا لیتا۔

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کے بعد اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا پر یہ اعتراض پڑتا تھا کہ جب بندے خود کفار سے لڑے تو خدا تعالیٰ نے کس طرح دفاع کیا؟ ان آیات میں اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ گو بظاہر مومن لڑیں گے لیکن وہ بھی اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں کہ وہ کمزور ہیں۔ جیت نہیں سکتے پس اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرٌ فرما کر بتایا کہ اصل لڑائی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوگی۔ مومن تو اس کا صرف ایک ہتھیار ہونگے جن سے وہ کام لیگا۔ فتح دینا اُس کے اختیار میں ہوگا۔ اور وہ فتح دیگا اور یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ یہ لڑائی خدا نے لڑی ہے نہ کہ انسانوں نے۔ پھر اگلی آیات میں بھی فرما دیا کہ وَلَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے دین کی تائید کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کیا کرتا ہے۔ گویا باوجود مومنوں کے لڑنے کے اصل دفاع اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی رہا۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 63، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:

”قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو اُن میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا“

(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ، حدیث نمبر 484)

طالب دُعا: نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ صادق کو نہیں اٹھاتا جب تک اس کا صادق ہونا آشکار نہ کر دے اور ان الزاموں سے اس کی تطہیر نہ کر دے، جو ناعاقبت اندیش اس پر لگاتے ہیں“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 7 مطبوعہ قادیان 2018)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

❁ حکومت کے لئے مشورہ ضروری ہے

جو لوگ لوگوں کے مشورہ سے حاکم منتخب ہوں انکی ہدایت کے لیے اسلام یہ اصولی تعلیم ارشاد فرماتا ہے: وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۖ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۖ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ یعنی ”مومنوں کا یہ کام ہے کہ وہ خدا کی پوری پوری فرمانبرداری اختیار کریں اور اس کی عبادت پر قائم رہیں اور حکومت کے امور باہم مشورہ کے ساتھ طے کریں اور جو اموال خدا نے انہیں دیئے ہیں انہیں لوگوں پر خرچ کریں“ اس آیت میں حاکم کا یہ فرض مقرر کیا گیا ہے کہ وہ امیر منتخب ہونے کے بعد خود مختارانہ اور جابرانہ طریق اختیار نہ کرے بلکہ اس اصول کو یاد رکھتے ہوئے کہ اس کی حکومت اس کے پاس محض ایک امانت کے طور پر ہے رائے عامہ کو معلوم کرتا رہے اور لوگوں کے مشورہ کے ساتھ حکومت کے فرائض سر انجام دے۔ چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ یعنی ”اے نبی تم حکومت کے معاملات میں لوگوں سے مشورہ لیا کرو۔ مگر مشورہ کے بعد جب تم کوئی رائے قائم کرلو تو پھر اللہ پر توکل کرو۔“ یہ ہدایت قرآنی محاورہ کے مطابق صرف آپ ہی کے لیے نہیں ہے بلکہ آپ کے خلفاء اور متبعین کے لیے بھی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ طریق حکومت کے معاملہ میں اسلام صرف دو اصولی ہدایتیں دیتا ہے۔ اوّل یہ کہ حکومت کا حق سب لوگوں کا مشترک حق ہے اور ایسی صورت میں لوگوں کو چاہئے کہ اپنے میں سے بہترین شخص کو باہم مشورہ کے ساتھ امیر منتخب کیا کریں۔ دوسرے یہ کہ جو شخص امیر بنے اور حکومت کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں آئے اس کا فرض ہے کہ اس امانت کو حق و انصاف کے ساتھ ادا کرے اور سیاست و حکومت کے جملہ اہم امور لوگوں کے مشورہ کے ساتھ سر انجام دے۔ گویا حکومت کے معاملہ میں اسلام نے ورثہ کے حق کو قطعاً تسلیم نہیں کیا اور نہ اس بات کو جائز رکھا ہے کہ کوئی حاکم رائے عامہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اور مشورہ کے طریق کو چھوڑ کر حکومت میں استبدادی اور خود مختارانہ طریق اختیار کرے۔ لیکن جیسا کہ موجودہ زمانہ میں بھی یہ اصول ویٹو وغیرہ کی صورت میں عام طور پر مسلّم ہے اسلام نے استثنائی حالات میں امیر کے لیے یہ حق تسلیم کیا ہے کہ وہ اگر ضروری سمجھے تو کثرت رائے کے مشورہ کو رد کردے۔ مگر اسلامی شریعت کی رو سے امیر بہر حال اس بات کا پابند قرار دیا گیا ہے کہ کوئی اہم معاملہ مشورہ لینے کے بغیر طے نہ کرے۔ حتّٰی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ نے جو اسلامی سیاسیات میں نہایت ماہر سمجھے گئے ہیں یہاں تک فرمایا ہے کہ: لَا خِلَافَةَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَةِ یعنی کوئی اسلامی حکومت مشورہ کے انتظام کے بغیر جائز تسلیم نہیں کی جاسکتی۔“

یہ وہ اصولی ہدایتیں ہیں جو اسلام نے حکومت کے طریق کے متعلق جاری فرمائی ہیں۔ لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے اسلام نے ان اصولی ہدایات کے سوا اس مسئلہ کی تفصیلات میں کوئی دخل نہیں دیا۔ مثلاً اس قسم کے سوالات کے متعلق اسلام نے کوئی معین ہدایات نہیں دیں کہ امیر یعنی صدر حکومت کے انتخاب کے متعلق کس طریق پر مشورہ ہونا چاہیے اور مجلس شوریٰ کی تقویم کونسے اصول پر مبنی ہو۔ اور جب کوئی امیر منتخب ہوجاوے تو وہ امور مملکت میں پبلک سے مشورہ لینے کے متعلق کیا طریق اختیار کرے اور مشورہ میں کس قسم کے امور پیش ہوں اور نظام حکومت کی جزئیات کیا ہوں وغیر ذالک۔ یہ باتیں اور اسی قسم کی دوسری تفصیلات ہر ملک اور ہر قوم اور ہر زمانہ کے حالات پر چھوڑ دی گئی ہیں۔

❁ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کس طرح قائم ہوئی؟

اس جگہ بعض لوگوں کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر اسلامی تعلیم کی رو سے امیر یا خلیفہ کا تقرر مشورہ اور انتخاب کے طریق پر ہونا ضروری ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی کا تقرر اس طریق پر نہیں ہوا بلکہ انہیں حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اوّل نے خود مقرر کر دیا تھا اور پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث کا تقرر بھی رائے عامہ کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ حضرت عمر نے اس حق کو چھ سات صحابہ تک محدود کردیا تھا اور بالآخر کیا وجہ ہے کہ امراء بنی امیہ اور بنی عباس وغیرہ ہمیشہ اپنا ولی عہد خود مقرر کر دیتے تھے جو عموماً کوئی بیٹا یا قریبی رشتہ دار ہوتا تھا بلکہ بعض اوقات یہ فیصلہ کر جاتے تھے کہ ہمارے بعد فلاں شخص امیر ہو اور اس کے بعد فلاں اور اس کے بعد فلاں اور ان کے زمانہ میں کبھی بھی مشورہ اور انتخاب کے طریق پر امیر کا تقرر نہیں ہوا؟

اس شبہ کے جواب میں پہلے ہم حضرت عمرؓ کی خلافت کے سوال کو لیتے ہیں۔ سو جاننا چاہئے کہ بیشک اسلام میں خلافت و امارت کے قیام کے لئے مشورہ اور انتخاب کا طریق ضروری ہے مگر جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں مشورہ اور انتخاب کے طریق کی نوعیت اور اس کی تفاصیل کے متعلق اسلام نے کوئی خاص شرط یا حد بندی مقرر نہیں کی بلکہ اس قسم کے فروعی سوالات کو وقتی حالات پر چھوڑ دیا ہے اور ظاہر ہے کہ مختلف قسم کے حالات میں مشورہ اور انتخاب کی صورت مختلف ہو سکتی ہے اور اس اصل کے ماتحت اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو حضرت عمرؓ کی خلافت کا قیام بھی درحقیقت مشورہ اور انتخاب کے اصول کے ماتحت ہی ثابت ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کا معاملہ یوں طے ہوا تھا کہ جب حضرت ابوبکرؓ جو ایک منتخب شدہ خلیفہ تھے فوت ہونے لگے تو چونکہ اس وقت تک ابھی فتنہ ارتداد کے اثرات پوری طرح نہیں مٹے تھے اور خلافت کا نظام بھی ابھی ابتدائی حالت میں تھا حضرت ابوبکرؓ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ آئندہ خلافت کے لیے سب سے زیادہ موزوں اور اہل شخص حضرت عمرؓ ہیں اور یہ کہ اگر خلیفہ کے انتخاب کو رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تو ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی طبیعت کی ظاہری سختی کی وجہ سے انتخاب میں نہ آسکیں۔ اور امت محمدؐیہ میں کسی فتنہ کا دروازہ کھل جاوے، اہل الرائے صحابہ کو بلا کر ان سے مشورہ لیا اور اس مشورہ کے بعد حضرت عمرؓ کو جن کا حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں تھا بلکہ قبیلہ تک جدا تھا اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ حالانکہ اس وقت حضرت ابوبکرؓ کے اپنے صاحبزادے اور دیگر اعزہ و اقارب کثرت کے ساتھ موجود تھے۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ صورت ایسی ہے کہ اسے ہرگز مشورہ اور انتخاب کی روح کے منافی نہیں سمجھا جاسکتا کیونکہ اول تو حضرت ابوبکرؓ نے یہ فیصلہ خود بخود نہیں کیا بلکہ اہل الرائے صحابہ کے مشورہ کے بعد کیا تھا۔ دوسرے حضرت ابوبکرؓ خود ایک منتخب شدہ خلیفہ تھے جس کی وجہ سے گویا ان کا ہر فیصلہ قوم کی آواز کا رنگ رکھتا تھا۔ اور پھر انہوں نے اپنے کسی عزیز کو خلیفہ نہیں بنایا بلکہ ایک بالکل غیر شخص کو خلیفہ بنایا جس کے معاملہ میں یہ امکان نہیں ہوسکتا تھا کہ لوگ خلیفہ وقت کی قرابت کا لحاظ کر کے مشورہ میں کمزوری دکھائیں گے۔ اس صورت میں ہرگز یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ مشورہ اور انتخاب کے طریق کو توڑا گیا ہے بلکہ یہ صورت بھی درحقیقت مشورہ کی ایک قسم سمجھی جائیگی۔ علاوہ ازیں حضرت عمرؓ کی خلافت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ایک صریح پیشگوئی بھی تھی جس کی وجہ سے کسی مسلمان کو ان کی خلافت پر اعتراض نہیں ہوسکتا تھا اور نہ ہوا بلکہ سب نے کمال انشراح کے ساتھ اسے قبول کیا۔

دوسرا سوال حضرت عثمانؓ کی خلافت کا ہے۔ سو اول تو ان کا انتخاب خود محدود مشورہ سے ہی ہوا ہو مگر بہرحال وہ بطریق مشورہ تھا اور ان کی خلافت کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ سابقہ خلیفہ کے حکم سے قائم ہوئی تھی۔ اور چونکہ اسلام نے مشورہ اور انتخاب کے طریق کی تفاصیل میں دخل نہیں دیا بلکہ تفاصیل کے تصفیہ کو وقتی حالات پر چھوڑ دیا ہے اس لئے محدود مشورہ کا طریق جو حضرت عثمانؓ کی خلافت کے متعلق اختیار کیا گیا وہ ہرگز اسلامی تعلیم کے خلاف نہیں سمجھا جاسکتا۔ خصوصاً جبکہ اس بات کو بھی مدِّنظر رکھا جاوے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے جو اس شوریٰ کے صدر تھے جس نے حضرت عثمانؓ کی خلافت کا فیصلہ کیا اپنے طور پر بہت سے اہل الرائے صحابہ سے مشورہ کرلیا تھا اور رائے عامہ کو ٹٹولنے کے بعد خلافت کا فیصلہ کیا گیا تھا اور پھر یہ کہ اس وقت حالات ایسے تھے کہ اگر اس معاملہ کو کھلے طریق پر رائے عامہ پر چھوڑا جاتا تو ممکن تھا کہ کوئی فتنہ کی صورت پیدا ہوجاتی۔ علاوہ ازیں حضرت عمرؓ نے یہ بھی تصریح کردی تھی کہ گو میرے لڑکے کو مشورہ میں شامل کیا جاوے مگر اسے خلافت کا حق نہیں ہوگا۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت عمرؓ کی طرح حضرت عثمانؓ کی خلافت کے متعلق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیشگوئی تھی۔ اس لئے ان کی خلافت پر کسی مسلمان کو اعتراض نہیں ہوا۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 633 تا 636، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور اُن کو بھی جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو

طالبِ دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الانفال:30)

ترجمہ: اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دیگا اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کر دیگا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23/اگست 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے مقصد کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوا ہے اس وقت آپ کی بیعت کے مقصد کو پورا کرنے والا ہوگا جب اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائے گا۔

سوال: کارکنان کو کس جذبہ سے کام کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کارکنان اس جذبہ سے کام کریں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلانے پر آئے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور جو چاہے حالات ہو جائیں ہم نے اپنے اخلاق کے معیار بلند رکھنے ہیں اور خدمت کرتے چلے جانا ہے۔

سوال: کس طرح جلسہ پر آنے کا مقصد پورا نہیں ہوتا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے دکھانے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر بندوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو پھر جلسہ پر آنے کا مقصد ہی پورا نہیں ہوتا اور اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود عود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں کن لوگوں کو شمار کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شمار ہی اسے کیا ہے جس میں حقیقی تقویٰ اور طہارت پیدا ہو اور اپنی حالتوں کو درست کرتے ہوئے اپنی نیکیوں کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کرے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ جمع ہونے والے آپس میں تعارف بڑھائیں یعنی آپس میں محبت اور پیار اور تعارف کو بڑھائیں۔

سوال: اسلام کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔

سوال: ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا کب فائدہ حاصل ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت تبھی فائدہ دے گی جب ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ صرف کھوکھلے نعروں پر انحصار نہیں کرنے والے ہوں گے۔

سوال: اگر شاملین اور کارکنان بھر پور تعاون کریں تو اس سے کیا ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر سب شاملین تعاون کریں اور کارکنان بھی اپنی مقدور بھر کوشش کریں کہ ہم نے ہر لحاظ سے انتظامات کو اپنی صلاحیتوں اور وسائل کے لحاظ سے بہتر کرنے کی کوشش کرنی ہے تو برکت پڑتی ہے۔

سوال: مہمانوں کو کس مقصد کو مدنظر رکھنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مہمان اس مقصد کو سامنے رکھیں جو جلسہ کا مقصد ہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہر تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے ان تین دنوں میں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی غرض کیا بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

سوال: حضور انور نے احباب جماعت کو کن خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سو دفعہ یہ درود شریف پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ...... اور ساتھ ہی سو دفعہ استغفار بھی کریں۔ اسی طرح سو دفعہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کا ورد بھی کریں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں کن کے حق میں پوری ہونگی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں صرف انہی کے حق میں پوری ہوں گی جو اس مقصد کو سمجھ رہے ہوں گے۔ اس غرض کو سمجھ رہے ہوں گے جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کا اجرا فرمایا تھا۔

سوال: نعمتیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خلل نہ بنیں اس تعلق سے حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ دنیاوی نعمتیں ایک احمدی کو تقویٰ سے دُور ہٹانے والی نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے دُور ہٹانے والی نہ ہوں۔ عبادتوں کو بھلانے والی نہ ہوں۔ اعلیٰ اخلاقی قدروں کو ہم سے چھیننے والی نہ ہوں۔ یہ کاروبار، یہ دنیاوی نعمتیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں، یہاں آ کے بہت سارے لوگوں کے حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں بلکہ سب کے ہی بہتر ہیں اس کی نسبت جو پاکستان میں حالات تھے یا جو پہلے آپ کے حالات تھے باوجود آجکل یہاں مہنگائی کے اور معاشی حالات خراب ہونے کے پھر بھی آپ کے حالات ان حالات سے معاشی لحاظ سے، دنیاوی لحاظ سے زیادہ بہتر ہیں جو آپ کے پاکستان میں تھے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے ہوئے اس کی محبت اور اس کے رسولؐ کی محبت کو دلوں میں زیادہ سے زیادہ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ فرمایا یہ تو آپؑ نے ایک حیلہ نکالا ہے۔ یہ ایک ذریعہ ہے، یہ ایک بہانا ہے تا کہ جلد سے جلد تقویٰ میں ترقی ہو۔ یہ تو آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیت کا ایک ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ورنہ صرف یہی نہیں کہ جو جلسہ میں شامل ہوا اس نے ہی اپنے معیار اونچے کر لیے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے کامل بندے کون ہوتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے۔ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور آیت 38)۔ جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔

✿ ✿ ✿

خلافت کی برکت سے آپ تبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب حقیقی معنوں میں مکمل طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے اور عاشق صادق کی تعلیم پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے۔

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28/اپریل 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: نظام خلافت کی برکت سے آپ کب فائدہ اٹھا سکیں گے؟

جواب: خلافت کی برکت سے آپ تبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب حقیقی معنوں میں مکمل طور پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ اور اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے نمائندے اور عاشق صادق کی تعلیم پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے۔

سوال: صودا جزائر فجی دنیا کے کون سے کنارے پر ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ شکر و احسان ہے کہ آج مجھے دنیا کے اس خطے اور ملک سے بھی براہ راست خطبہ دینے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ دنیا کا یہ حصہ دنیا کا آخری کنارہ کہلاتا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کون سے نظارے ہمیں برائے راست دکھا رہا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کا ایک اَور طرح سے نظارہ کروا رہا ہے۔ ایک تو وہ نظارے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھائے اور دکھا رہا ہے کہ دنیا کے کناروں تک آپ کی تبلیغ اور آپ کا پیغام ہم ایم ٹی اے کے ذریعہ سے پہنچتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اور 2005ء کے جلسہ قادیان اور اس سال کے شروع میں دو خطبات جمعہ اور ایک خطبہ عیدالاضحیٰ بھی قادیان سے براہ راست نشر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہاں سے خطبات دینے کی توفیق دی جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ اور آج جیسا کہ مَیں نے کہا فجی کے اس شہر سے جو (فجی کا ہی) ایک دوسرا شہر ہے اور دنیا کا آخری کنارہ ہے یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ تو ایک لحاظ سے ہم یہی سمجھتے ہیں کہ دنیا کے آخری کنارے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا کے باقی حصوں میں پہنچانے کا سامان اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ کوشش جو ہم براہ راست خطبہ نشر کرنے کے لئے کر رہے ہیں، کامیاب بھی ہو اور یوں ہم اس پیشگوئی کو اس طرح بھی پورا ہوتے دیکھیں کہ پہلے یہ پیغام دنیا کے ان کناروں تک پہنچا اور اب دنیا کے کنارے سے پھر تمام دنیا میں پھیل رہا ہے۔

سوال: کس طرح کے نظارے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لوگوں کو دکھا رہا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کا ایک اَور طرح سے نظارہ کروا رہا ہے۔ دنیا کے کناروں تک آپ کی تبلیغ اور آپ کا پیغام ہم ایم ٹی اے کے ذریعہ سے پہنچتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اور 2005ء کے جلسہ قادیان اور اس سال کے شروع میں دو خطبات جمعہ اور ایک خطبہ عیدالاضحیٰ بھی قادیان سے براہ راست نشر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہاں سے خطبات دینے کی توفیق دی جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ اور آج جیسا کہ مَیں نے کہا فجی کے اس شہر سے جو (فجی کا ہی) ایک دوسرا شہر ہے اور دنیا کا آخری کنارہ ہے یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ تو ایک لحاظ سے ہم یہی سمجھتے ہیں کہ دنیا کے آخری کنارے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا پیغام دنیا کے باقی حصوں میں پہنچانے کا سامان اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ کوشش جو ہم براہ راست خطبہ نشر کرنے کے لئے کر رہے ہیں، کامیاب بھی ہو اور یوں ہم اس پیشگوئی کو اس طرح بھی پورا ہوتے دیکھیں کہ پہلے یہ پیغام دنیا کے ان کناروں تک پہنچا اور اب دنیا کے کنارے سے پھر تمام دنیا میں پھیل رہا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کون سے نظارے ہمیں براہِ راست دکھا رہا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کا ایک اَور طرح سے نظارہ کروا رہا ہے۔ ایک تو وہ نظارے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھائے اور دکھا رہا ہے کہ دنیا کے کناروں تک آپ کی تبلیغ اور آپ کا پیغام ہم ایم ٹی اے کے ذریعہ سے پہنچتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اور 2005ء کے جلسہ قادیان اور اس سال کے شروع میں دو خطبات جمعہ اور ایک خطبہ عیدالاضحیٰ بھی قادیان سے براہ راست نشر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہاں سے خطبات دینے کی توفیق دی جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ اور آج جیسا کہ مَیں نے کہا فجی کے اس شہر سے جو (فجی کا ہی) ایک دوسرا شہر ہے اور دنیا کا آخری کنارہ ہے یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ تو ایک لحاظ سے ہم یہی سمجھتے ہیں کہ دنیا کے آخری کنارے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا کے باقی حصوں میں پہنچانے کا سامان اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ کوشش جو ہم براہ راست خطبہ نشر کرنے کے لئے کر رہے ہیں، کامیاب بھی ہو اور یوں ہم اس پیشگوئی کو اس طرح بھی پورا ہوتے دیکھیں کہ پہلے یہ پیغام دنیا کے ان کناروں تک پہنچا اور اب دنیا کے کنارے سے پھر تمام دنیا میں پھیل رہا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کی اہمیت کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے یعنی کہ جھکا رہتا ہے، روتا ہے۔ جو انسان دعائیں مانگتا ہے وہ امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ یعنی اپنے آپ کو عاجز کر کے رونا اور گڑگڑانا۔ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو ربّ ہے اس کی مہربانی اور شفقت اور پیار کی گود میں اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا۔ یعنی اس شخص نے اپنے ایمان کا مزا نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ جس کو نماز میں مزا نہیں آیا۔ نماز پڑھتے ہوئے مزا آنا چاہئے تبھی ایمان کا مزا ہے۔ نہیں تو ایمان کے بھی زبانی دعوے ہیں۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی دانہ کھاتے ہوئے ٹھونگیں مارتی ہے، ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا۔ اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو، نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔ فاتحہ، فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے۔ فرق پیدا کر دیتی ہے۔ انسان کے دل میں اس سے ایک روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے جو شروع ہوتی ہے اس کو سورۃ فاتحہ کہتے ہیں یہ ضروری ہے ہر انسان کے لئے کہ ایک ایسا سوالی ہو جو کسی سے سوال کرنے میں بالکل پیچھے پڑنے والا سوالی ہو جائے۔ اور ایسی شکل بنائے جس کو بہت زیادہ کسی چیز کی ضرورت ہے۔ اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے۔ اس طرح سے چاہئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ یعنی منت سے گڑگڑا کر، زاری کر کے روئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے۔ پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے جب تک نماز میں روئے نہیں اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے، نماز میں لذت کہاں۔

سوال: حضور انور نے قطع تعلق سے اجتناب کے متعلق کیا حدیث بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے۔ جو تمہارے سے تعلق توڑتا ہے اس سے بھی تعلق قائم کرو جو تمہیں نہیں دیتا اس کو بھی دو، کوئی کسی قسم کا تمہارا حق ادا نہیں کرتا تب بھی اس کا حق ادا کرو۔ جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تُو درگزر کرے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے حق کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حق کے بارے میں آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور بے غرض ہو کر عبادت کی جائے۔ یہ نہیں کہ جب کسی مشکل میں یا مصیبت میں گرفتار ہو گئے یا پڑ گئے تو اللہ کو یاد کرنا شروع کر دیا اور جب آسائش کے، آسانی کے دن آئے، ہر قسم کی فکروں سے آزاد ہو گئے تو دنیا میں ڈوب گئے اور خدا کو بھول گئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اس بات کا خیال ہی نہ رہے کہ ہمارا ایک خدا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور سب نعمتوں سے ہمیں نوازا ہے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ رکھیں اور عبادت کا جو بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے وہ پنجوقتہ نمازیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے {اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ} (طٰہٰ:15) یقیناً میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔ پس اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا کہ میری عبادت اور میرا ذکر نماز کو قائم کرنے سے ہی ہوگا۔ اور نماز کو قائم کرنا یہ ہے کہ باقاعدہ پانچ وقت نماز پڑھی جائے اور مردوں کے لئے حکم ہے کہ باجماعت نماز پڑھی جائے۔ عورتیں تو نماز گھر میں پڑھ سکتی ہیں۔ یاد رکھیں نماز کی اہمیت اللہ تعالیٰ نے اس قدر فرمائی ہے کہ فرمایا کہ نماز چھوڑنے والوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہئے۔ جو بھی حالات ہوں، نمازوں کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اگر آپ نماز پڑھنے والے ہوں گے تو خدا تعالیٰ سے آپ کا براہ راست تعلق پیدا ہوگا نہ آپ کو کسی اور وظیفہ کی ضرورت ہے، نہ کسی اور ورد کی ضرورت ہے، نہ کسی پیر فقیر کے پاس جانے کی ضرورت ہے۔ نماز کو ہی اپنا وظیفہ اور ورد بنا لیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔

❀❀❀

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مکتوب مکرم محمد نصیب صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں اخبار بدر دیکھ رہا تھا اس میں ۲۷/فروری ۱۹۰۸ء کے اخبار میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تقریر جو آپ نے ۱۷/فروری ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں آپ کے سامنے فرمائی، حسب ذیل پائی گئی۔ اس کی نقل پیش خدمت ہے۔

’’گزشتہ ہفتہ میں مختصراً نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا نکاح صاحبزادی مبارکہ بیگم کے ساتھ ۱۷/فروری کو ہونا ذکر کیا گیا تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ نکاح میں کیا خوب فرمایا تھا۔ کہ ایک وقت تھا جبکہ حضرت نواب صاحب موصوف کے ایک مورث اعلیٰ صدر جہان کو ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی نکاح میں دی تھی اور وہ بزرگ بہت ہی خوش قسمت تھا مگر ہمارے دوست نواب محمد علی خان صاحب اس سے زیادہ خوش قسمت ہیں کہ ان کے نکاح میں ایک نبی اللہ کی لڑکی آئی ہے۔

نواب صاحب موصوف کے خاندان میں حق مہر کے متعلق دستور ہوتا ہے کہ کئی کئی لاکھ مقرر کیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنی قومی رسم کے مطابق اب بھی یہی کہا تھا مگر حضرت اقدس علیہ السلام نے پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجاہت اور ریاست کے لحاظ سے چھپن ہزار روپے حق مہر مؤجل مقرر ہوا۔‘‘

اس عبارت کی نقل کرنے اور خدمت والا میں عرض کرنے کی غرض یہ ظاہر کرنا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق کیا خیال تھا؟

......☆......☆......☆......

مکتوب مکرم ملک حسن محمد احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

ایک روایت الفضل مجریہ ۲/اخاء ۱۳۲۸ھش میں شائع ہوئی ہے جسکے راوی مولوی محمد احمد صاحب وکیل کپور تھلوی ہیں اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار حضرت منشی ظفر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے۔ جو خاکسار کی نظر سے بھی گذری۔ اس میں ایک فقرہ ایسا ہے جسنے مجھے بھی ایک شہادت کے بیان کرنے پر مجبور کیا۔ وہ فقرہ یہ ہے کہ ’’مرزا سلطان احمد صاحب نے ہماری تائی مرحومہ (تائی آئی الہام سیدنا مسیح موعودؑ) کے پیچھے لگ کر ساری عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے علیحدگی اور ایک گونہ مخالفت میں گذاری۔

میری شہادت: خاکسار سیدنا خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حیات تھے اور حضرت خلیفہ اوّل حکیم الامت کے مبارک لقب سے یاد ہوتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا ’’حضرت مرزا سلطان احمد صاحب میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ سے میری صلح کروا دیں اور مجھے حضرت کی خدمت میں اپنے ہمراہ لے چلیں تا میں حضرت سے معافی مانگ لوں۔‘‘

مولوی صاحبؓ نے فرمایا!’’میں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اس معاملہ کو پیش کیا کہ مرزا سلطان احمد صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگنا چاہتے ہیں۔ حضور کا کیا ارشاد ہے۔ میں ان کو اپنے ہمراہ لے آؤں اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ’’جب تک سلطان احمد اپنے چال چلن درست نہیں کرتا اس وقت تک میرے پاس نہ آوے۔‘‘

یہ شہادت حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی ہے جس کو مولوی صاحبؓ نے اپنی مجلس میں بیان فرمایا جس کا میں شاہد ہوں۔

دوسری شہادت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ کی ہے جو میری بیوی کے روبرو موصوفہ نے بیان فرمائی اس کے ذریعہ مجھ تک پہنچی۔ میری بیوی کے روبرو محترمہ خورشید بیگم صاحبہ حرم مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ مرزا صاحب یعنی مرزا سلطان احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ’’میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مخالف نہیں ہوں میں مسیح موعود کو مانتا ہوں لیکن میرے اندر کچھ خامیاں کمزوریاں ہیں جن کی وجہ سے میں بیعت نہیں کرتا۔‘‘

تیسری شہادت: محترمہ مکرمہ اُم ناصر احمد صاحب حرم اوّل سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہے یہ شہادت بھی میری بیوی محترمہ کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچی ہے۔ محترمہ اُم ناصر احمد صاحب نے بیان کیا کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحن میں شہ نشین پر تشریف فرما وضو کر رہے تھے کہ خادمہ نے ایک کاغذ آپ کے حضور پیش کیا۔ حضور نے اسی وقت وہ کاغذ کھول کر پڑھنا شروع کیا اور اسی وقت پڑھ کر اس کو چاک کر دیا اور فرمایا ’’جب بھی سلطان احمد دعا کے لئے لکھتا ہے دنیاوی ترقی کے لئے ہی لکھتا ہے دین کے لئے کبھی نہیں لکھتا۔‘‘ کچھ دنوں کے بعد مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کا عریضہ پھر حضور کی خدمت میں پیش ہوا جس میں لکھا ہوا تھا کہ حضور کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ترقی عطا فرمائی ہے‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

’’میں نے تو دعا کی ہی نہیں‘‘

ان شہادات کو بنظر غور دیکھا جاوے تو معمولی سے تدبر کے بعد معلوم ہو جاتا ہے کہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر خان بہادر مرزا سلطان احمد مرحوم کو کامل ایمان و یقین تھا۔ لیکن بعض اپنی کمزوریوں کی وجہ سے بیعت عمداً نہیں کرتے تھے کہ اس بیعت پر میں عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ جھوٹا اقرار کیوں کروں۔

لما تقولون ما لا تفعلون

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ پنجم، مطبوعہ قادیان 2008)

❀❀❀❀

اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اپنی رائے دیں

بحیثیت ممبر شوریٰ تمام وقت آپ کو دعا میں مشغول رہنا چاہیئے اور عاجزانہ دعاؤں کے بعد ہی اپنے خیالات اور اپنی رائے پیش کریں

ہمیشہ یاد رکھیں کہ مجلس شوریٰ دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ سے کہیں زیادہ قدر و منزلت کا حامل ادارہ ہے جب تک اس کے ارکان ہر وقت سچائی، دیانت اور اعلیٰ ترین اخلاقی اقدار کی ترجمانی کرنے والے ہوں

آپ سب کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ اپنے فرائض کو سمجھیں اور شوریٰ کی کارروائی میں پوری سنجیدگی کے ساتھ شرکت کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت نماز اور ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد اور رحم مانگیں کہ وہ آپ کی کوتاہیوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈالے

جماعت احمدیہ برطانیہ کی 45ویں نیشنل مجلس شوریٰ منعقدہ 2024ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کی جماعت کی مجلس شوریٰ اس ہفتے کے آخر میں ہو رہی ہے۔ چونکہ میں اس سال شامل نہیں ہوسکتا، میں آپ کو یہ پیغام بھیج رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ اس پر توجہ دیں گے۔

انتظامی لحاظ سے مجلس شوریٰ کا نظام دنیا بھر کی جماعتوں میں خاص طور پر یہاں برطانیہ میں بہترین طریق پر قائم ہو چکا ہے۔ اس طرح ممبران کی اکثریت شوریٰ کے طریقہ کار کو سمجھنے اور اسے درست طریق پر منعقد کرنے سے واقف ہے۔ بہر حال، اب جبکہ آپ امسال کی تجاویز پر غور وخوض کا آغاز کر رہے ہیں، میں آپ کو آپ کی انفرادی ذمہ داریوں کی یاد دلانا چاہتا ہوں اور یہ کہ آپ پر جو اعتماد کیا گیا ہے اسے آپ کو کس طرح پورا کرنا چاہیے۔

یقیناً مجلس شوریٰ کا ممبر ہونا ایسی بات نہیں ہے کہ آپ اسے معمولی سمجھیں بلکہ آپ کو ہر لمحہ شوریٰ میں اس مخلصانہ خواہش کے ساتھ شامل ہونا چاہیے کہ آپ نے اپنے فرائض پوری تندہی اور عاجزی کے ساتھ ادا کرنے ہیں۔ بطور نمائندہ مجلس شوریٰ آپ کا بنیادی ہدف یہ ہونا چاہیے کہ جماعت کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں میں مسلسل بہتری آئے اور افراد جماعت کے اندر قربانی اور اخلاص کا جذبہ نئی بلندیوں کو چھوئے۔

اسی طرح کارروائی کے دوران، آپ کو ایجنڈے کے مختلف نکات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے، بیان کی جانے والی باتوں کو غور سے سنیں اور خلیفۃ المسیح کو دیانتدارانہ، مخلصانہ اور دانشمندانہ مشورے دینے کی کوشش کریں جس کے ذریعے وقت کے تقاضوں کے مطابق نظام جماعت کو مزید مضبوط اور مستحکم کیا جا سکے۔

مجلس شوریٰ کے اراکین کی حیثیت سے آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ آپ اپنے پر کیے گئے اعتماد کو اسی وقت پورا کرسکیں گے جب آپ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اپنی رائے دیں گے۔ آپ کا ہر عمل مکمل خلوص، عاجزی اور ہر قسم کے مفادات سے پاک ہونا چاہیے۔ سب سے بڑھ کر، ہمیشہ یاد رکھیں کہ دعا آپ کی کامیابی کا بنیادی جُزو ہے اس لیے بحیثیت ممبر شوریٰ تمام وقت آپ کو دعا میں مشغول رہنا چاہیے اور عاجزانہ دعاؤں کے بعد ہی جماعت کے مفاد کی دیرینہ خواہش کے ساتھ اپنے خیالات اور اپنی رائے پیش کریں۔

بدقسمتی سے ماضی میں یہ دیکھا گیا ہے کہ کبھی کبھار نمائندگان نے لاپروائی کا مظاہرہ کیا یا بحث کے اہم نکات کی بجائے غیر متعلقہ معاملات میں مشغول ہو گئے اور شوریٰ کے دیگر ارکان کی باتوں کو توجہ سے نہیں سنا۔ مجلس شوریٰ کی حیثیت اور اہمیت کے پیش نظر یہ انتہائی افسوس کا باعث ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پوری دنیا میں پارلیمنٹ یا اسمبلیاں عرصہ دراز سے قائم ہیں جن میں ریاستی اور سیاسی معاملات پر بحث و مباحثہ ہوتا ہے۔ بہت پڑھے لکھے اور فصیح و بلیغ مقرر اکثر اپنے خیالات اور عقائد پیش کرنے کے لیے ایسی مجالس میں تقریر کرتے ہیں۔ تاہم مجلس شوریٰ وہ فورم ہے جو خالصتاً اسلام کی خدمت اور اس کی الٰہی تعلیمات کو بہتر طریقے سے پھیلانے کے مقاصد پر مشاورت کے لیے قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد حکم الٰہی کو پورا کرنے میں ہی پنہاں ہے۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ مجلس شوریٰ دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ سے کہیں زیادہ قدر و منزلت کا حامل ادارہ ہے جب تک اس کے ارکان ہر وقت سچائی، دیانت اور اعلیٰ ترین اخلاقی اقدار کی ترجمانی کرنے والے ہوں۔ لہٰذا دعا، توجہ اور انتہائی سنجیدگی کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی میں شرکت کریں اور سچائی کے ساتھ اپنی تجاویز یا مشورہ دیں۔ بے معنی بحث میں نہ پڑیں بلکہ صرف اُس وقت بولیں جب آپ کو یقین ہو کہ آپ کا نقطہ نظر پہلے بیان نہیں ہوا اور جو بحث کو مثبت انداز میں آگے بڑھا سکتا ہے۔ بصورت دیگر جو کچھ پہلے کہا گیا ہے اُسے دہرانا، بغیر سوچے سمجھے بولنا یا غیر ضروری تنقید کرنا صرف وقت ضائع کرنے اور مجلس شوریٰ کی کارروائی کو اس کے حقیقی مقاصد کی تکمیل سے دُور کرنے کا ذریعہ ہے۔

آخر پر مَیں پھر کہتا ہوں کہ آپ سب کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ اپنے فرائض کو سمجھیں اور شوریٰ کی کارروائی میں پوری سنجیدگی کے ساتھ شرکت کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت نماز اور ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد اور رحم مانگیں کہ وہ آپ کی کوتاہیوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈالے۔ اگر آپ خلوص دل سے دعا کرتے ہیں تو، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خیالات کو بامعنی انداز میں بیان کرنے اور اس کا اظہار کرنے میں مدد کرے گا جو فائدہ مند ثابت ہو۔ اس کے علاوہ اس شوریٰ میں ہر وقت اس پختہ عزم کے ساتھ شرکت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بھی صلاحیتیں اور علم عطا کیا ہے وہ آپ کے فرائض کی انجام دہی اور آپ پر کیے گئے اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

خدا کرے کہ آپ کی سفارشات اور مشورے پورے خلوص، وفاداری اور خلافت کی اطاعت کے ساتھ پیش کیے جائیں۔ آپ کا غور وفکر خلیفۃ المسیح کے حقیقی مدد کا ذریعہ ثابت ہو جو جماعت کی مختلف اسکیموں اور پالیسیوں کو تشکیل دیتا ہے تا کہ اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں آسانی ہو اور ہماری جماعت کے اندر اتحاد کا رشتہ مضبوط ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 6 اگست 2024)

......☆......☆......☆......

سالانہ اجتماعات ذیلی تنظیمات 2024ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 25، 26، 27/ اکتوبر 2024ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

وہ لوگ جو پرانے بزرگوں کی اور صحابہؓ کی اولاد ہیں
ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھیں کہ آج اگر ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں
تو ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہیں
(خطبہ جمعہ 5/جنوری 2024)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اسوقت ادا کرسکیں گے
جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے
ان سے روحانی حظّ اٹھانے والے ہونگے
(خطبہ جمعہ 20/جنوری 2017)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ نمبر 2

ایک عہدیدار کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ وہ اپنے علاقے میں مقیم تمام احمدیوں کو جماعت کے قریب کریں اور انہیں فعال بنائیں۔ تبھی بیعت کرنے کا فائدہ ہوگا۔ ورنہ صرف تعداد بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ جس طرح میں نے پہلے سیکرٹری تربیت کو کہا تھا کہ بچوں اور نوجوانوں کو قریب لائیں، ان کی تربیت کریں۔ اسی طرح عورتوں کی بھی تربیت کریں۔ لجنہ کے نظام کو بھی فعال کریں اور لجنہ عورتوں کی تربیت کرے۔ اگر عورتوں کی تربیت نہ ہو تو بچوں کی تربیت نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح اگر نیکی کے بارے میں، دینی تعلیم کے بارے میں، دینی عمل کے بارے میں، روحانیت کے بارے میں مردوں کے نیک نمونے قائم نہ ہوں تو پھر عورتوں اور بچوں پہ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے اپنی بھی اصلاح کریں اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی ساتھ attach کریں۔ اسی طرح جماعت کی ترقی ہوسکتی ہے اور یہی بیعت کرنے کا یا احمدی مسلمان ہونے کا فائدہ ہے۔ نہیں تو پھر کیا فائدہ؟ پھر تھوڑے عرصے کے بعد وہ بھول جائیں گے کہ احمدیت کیا تھی۔

اس کے بعد سینٹرل جماعت کے صدر صاحب نے مختصر مگر اعداد و شمار کے ساتھ ایک معین رپورٹ پیش کی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس ٹھوس معلومات ہیں اور اچھی رپورٹ پیش کی ہے۔ لگتا ہے کہ اعداد و شمار کے ساتھ پوری تیاری کر کے آئے ہیں۔ ماشاء اللہ لگتا ہے اچھا کام کر رہے ہیں۔

مزید فرمایا کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہر فرد جماعت کو اپنے ساتھ جوڑیں۔ خاص طور پر بچوں کو۔ بچوں اور عورتوں کی تربیت کریں۔ اگر گھروں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو ان کی اچھی تربیت ہوگی۔

ان صدر صاحب جماعت نے حضور انور کی خدمت میں اپنی جماعت میں نماز سینٹر کے حوالے سے مزید معلومات پیش کرنے کے بعد اس بات پر راہنمائی کی درخواست کی کہ چونکہ مراکش (شہر) میں سیاحوں کی کثرت ہے اور بسا اوقات بعض احمدی بھی باقاعدہ وکالت تبشیر سے اجازت حاصل کیے بغیر ہمارے نماز سینٹر میں رہنے کے لیے آجاتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے آپ کو نیشنل صدر صاحب کے توسط سے وکالت تبشیر سے منظوری حاصل کرنی ہوگی۔ آپ تبشیر سے رپورٹ کی درخواست کریں اور اگر ان کی سفارش آ جائے تو انہیں وہاں رہنے کی اجازت دیں۔ بصورت دیگر انہیں وہاں زیادہ لمبا عرصہ نہ رہنے دیں۔

نیشنل صدر صاحب جماعت مراکش کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایسے آنے والے پختہ احمدی ہیں تو عارضی طور پر آپ انہیں رہنے کی اجازت دے دیں اور ساتھ ہی تبشیر سے توثیق بھی کروالیں۔

سینٹرل جماعت کے صدر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں گزارش کی کہ کیا یہ ممکن ہے کہ جامعہ احمدیہ کے طلبہ کو عربی زبان بہتر کرنے کے لیے تین ماہ کے لیے مراکش بھجوایا جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسا ممکن ہے۔ اگر صدر جماعت سفارش کریں اور دعوت نامہ بھجیں تو ہم جائزہ لیں گے کہ کتنے طلبہ کو بھجوایا جا سکتا ہے۔ جتنے طلبہ ہم بھیج سکتے ہم بھجیں گے تا کہ وہ آپ کے پاس رہیں اور اپنی عربی زبان بہتر کریں اور آپ کو بھی جماعتی روایات سے آگاہ کریں۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کی جو Mid-West جماعت کے صدر کے طور پر بھی خدمت بجالا رہے ہیں۔ **حضور انور نے موصوف سے اس سال کے بیعتوں کے ٹارگٹ اور تبلیغ پلان کے متعلق استفسار فرمایا۔** اس پر سیکرٹری صاحب نے عرض کی کہ امسال یہ ٹارگٹ ہے کہ ہر احمدی اپنے خاندان کو تبلیغ کرے نیز بیعتوں کا ٹارگٹ ایک ہزار بیعتیں حاصل کرنا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرے ذہن میں جو ٹارگٹ تھا آپ کا ٹارگٹ تو اس سے بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے نیشنل صدر صاحب جماعت کو مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ ٹارگٹ آپ کے لیے ایک بڑا challenge ہوگا۔ آپ کے سیکرٹری تبلیغ بہت ambitious لگتے ہیں۔

بعد ازاں سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کی جو بطور صدر جماعت East کے بھی خدمت بجالا رہے ہیں۔ **حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا** کہ کیا انہوں نے امسال تحریک جدید کا ٹارگٹ حاصل کرلیا تھا؟ اس پر موصوف نے عرض کی کہ امسال ایک سو درہم کی کمی رہی۔

اس پر حضور انور نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ شاملین کی تعداد کو بڑھائیں اور اگلے سال کے لیے دو سے تین سو شاملین کا ٹارگٹ رکھیں۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب وصایا جو بطور صدر جماعت West بھی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں، نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

حضور انور نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ موصیان کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کریں۔

ہر موصی کے لیے رسالہ الوصیت کے مطالعہ کو لازمی قرار دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں کو رسالہ الوصیت پڑھنے کے لیے دیں تا کہ اس کو پڑھنے کے بعد پھر وہ موصی بنیں۔ بغیر رسالہ الوصیت پڑھے کسی سے وصیت نہیں کروانی۔ جب تک کوئی شخص رسالہ الوصیت نہیں پڑھ لیتا اس وقت تک اس کا وصیت کا فارم فِل نہیں کروانا اور آپ کے باقی موصیان ہیں ان سے بھی پوچھ لیں کہ اگر انہوں نے کتاب پڑھی ہوئی ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو ان کو دیں تا کہ وہ دوبارہ پڑھیں۔

اس کے بعد قائد عمومی مجلس انصار اللہ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب ضیافت نے اپنی رپورٹ پیش کی جو مقامی جماعت میں سیکرٹری تربیت کے طور پر بھی خدمت بجالا رہے ہیں۔

حضور انور نے موصوف سے دریافت کیا کہ آج کے پروگرام کے لیے کیا کھانا تیار کیا ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب ضیافت نے عرض کی کہ عاملہ کے ممبران کے لیے ناشتہ کا انتظام کیا گیا تھا اور بعد میں دوپہر کے کھانے کا بھی بندوبست ہے۔

حلقے میں سیکرٹری تربیت ہونے کے حوالے سے حضور انور نے موصوف کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سیکرٹری تربیت کے طور پر آپ کا حلقے کے ہر احمدی سے رابطہ ہونا چاہیے۔ انہیں بتائیں کہ ایک احمدی کا کس طرح کا رویّہ ہونا چاہیے اور کتنی تربیت ہونی چاہیے۔ احمدی کو پانچ وقت نمازوں کا پابند ہونا چاہیے، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے، پھر اس کے مطالب پر غور بھی کرنا چاہیے۔ اعلیٰ اخلاق ہونے چاہئیں۔ اپنے ہر احمدی ممبر کو یہ بتائیں۔ احمدیوں میں اور دوسروں میں ایک امتیاز ہونا چاہیے تا کہ لوگوں کو پتا لگے کہ ہم احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک قائد مجلس کو راہنمائی دیتے ہوئے فرمایا کہ خدام کی اچھی طرح تربیت کریں اور ان کو اچھا احمدی بنانے کی کوشش کریں اور اس کے لیے خود اپنا نمونہ بھی دکھائیں۔ دینی علم بھی اچھا ہونا چاہئے، روحانیت بھی اچھی ہونی چاہیے، نمازوں کی پابندی ہونی چاہیے اور اعلیٰ اخلاق ہونے چاہئیں۔

East جماعت کے سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ان کے جماعت کے بعض احباب کی بیگمات نے ابھی تک احمدیت قبول نہیں کی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے ایک ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ لیکن ایسے انصار اور خدام کو اپنے گھروں سے تبلیغ کا آغاز کرنا چاہیے۔ پہلے اپنے بیوی بچوں کو احمدی بنائیں۔ پھر باہر لوگوں کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ کے اپنے گھر میں احمدیت نہیں تو آپ نے دوسروں کو کیا تبلیغ کرنی ہے؟ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا کہ پہلے اپنے قریبیوں کو تبلیغ کرو۔

اس کے بعد زعیم انصار اللہ Mid-West نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

بعد ازاں سیکرٹری اشاعت و سمعی و بصری نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے آج کے پروگرام کے لیے مرکزی ایم ٹی اے ٹیم سے معاونت کی درخواست کی تھی۔ کیا آپ کے پاس اپنے کیمرے نہیں؟ کیا آپ خود یہ کام نہیں کر سکتے تھے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ انہیں اس حوالے سے علم اور تجربہ کی کمی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک دو آدمی یہاں بھجیں تا کہ آپ کو تجربہ دیں۔ آپ جلسے پہ یہاں آئیں تا کہ ایم ٹی اے کے ساتھ کام کر کے تجربہ حاصل کریں۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ ان کا پیشہ کیا ہے جس پر موصوف نے بتایا کہ وہ آئی ٹی کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آئی ٹی کے شعبے میں جہاں جاب کر رہے ہیں وہاں سے اگر آپ کو پندرہ دن یا تین چار ہفتے کی چھٹی مل جائے تو جلسے کے دنوں میں آ کر یہاں کام بھی سیکھیں۔ اس سے آپ کو تجربہ بھی حاصل ہو جائے گا تا کہ اگلی دفعہ آپ اپنا کام خود آرگنائز کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقاعدہ ایک جماعتی بلیٹن کی اشاعت کی طرف توجہ دلاتے

Fashion Quality
Love for All
Hatred for None

Sofa Works
115, Krishna Corner, Lakshmipuram Main Road,
Palani 624601 (Tamil Nadu)
Mobile : 94438 37576, 97861 47575
طالب دعا : ایم محمد حسین (جماعت احمدیہ پالانی، صوبہ تامل ناڈو)

JYOTI SAW MILL
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940
طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ہوئے **فرمایا کہ** اپنی جماعت میں ایک چھوٹا سا دو تین صفحوں کا بلیٹن بنا لیں جو ہر مہینے یا ہر دو مہینے بعد جماعت کے لوگوں کو بھیجا کریں۔ اسے آن لائن بھی بھیج سکتے ہیں اور پرنٹ کر کے بھی بھیج سکتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب اشاعت نے سوال کیا کہ ایسے بلیٹن میں کیا مواد شامل ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی ایک آیت اور اس کی تفسیر۔ ایک حدیث اور اگر اس کی تفسیر جماعتی لٹریچر سے مل سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس۔ میرے کسی خطبہ کا خلاصہ اور کسی جماعتی پروگرام کی رپورٹ یا اس کے متعلق کوئی خبر۔

جماعت East کے صدر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی باتیں میں نے کی ہیں اپنی جماعت میں ان پر عمل درآمد کروائیں۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا وعدہ جات کی مکمل وصولی ہو گئی تھی؟ اس پر موصوف نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ ابھی بھی کچھ کمیاں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آئندہ کوشش کرتے رہیں۔

سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مرکز سے وقف نو کا نصاب منگوائیں، بچوں کو سکھائیں اور ان کی اچھی طرح تربیت کریں۔

بعد ازاں مقامی نماز سینٹر کے امام الصلوٰۃ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے وہ ایک غیر احمدی مسجد کے امام ہوا کرتے تھے۔ حضور انور نے ان سے نمازوں کی حاضری کے بارے دریافت فرمایا اور ہدایت کی کہ اس میں بہتری لانے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کی صحیح طرح تربیت کریں تا کہ وہ آگے اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں اور اچھے احمدی پیدا کریں۔

لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال جو North جماعت کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت بجا لا رہی ہیں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر مائیں اچھی تربیت کر لیں اور عورتیں ٹھیک ہو جائیں تو ان کے بچے اور خاوند بھی سارے ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس لیے تربیت کرنے کا بہت کام عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے اپنی رپورٹ پیش کی کہ کُل پانچ مجالس ہیں۔ حضور انور نے انہیں ہدایت دی کہ ان تمام مجالس سے باقاعدہ رپورٹس لیتی رہا کریں۔

سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جیسے میں نے پہلے کہا اس طریق پر لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی تربیت کریں۔ انہیں گھروں میں جا کر ملیں ان سے تعلق پیدا کریں اور ان کی اچھی تربیت کریں۔

ملاقات کے دوران لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری ضیافت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی کہ مہمان نوازی کس طرح کی جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اچھے اخلاق دکھائیں۔ آپ کو اسلامی اخلاق کا پتا ہے۔ جو موجود ہے اس سے ان کی خدمت کر دیں۔ جس طرح زیادہ سے زیادہ خدمت اور مہمان نوازی کر سکتی ہیں کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکرام ضیف کیا کرتے تھے یہی قرآن کریم کا حکم ہے، یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ اس کے مطابق ہمیں اکرام ضیف کرنا چاہیے۔ عزت سے مہمانوں کی خدمت کیا کریں۔

سیکرٹری تجنید لجنہ اماء اللہ کو حضور انور نے ہدایت دی کہ وہ گذشتہ سیکرٹری تجنید کی مدد سے لجنہ کی تجنید کو اپ ڈیٹ کریں۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے تمام شاملین کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب پہ فضل فرمائے اور آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایمان و ایقان میں مضبوطی عطا فرمائے۔ اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 13 جنوری 2013)

اعلان برائے اسامی درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان

شرائط

(1) اُمیدوار کی عمر 25 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو۔

(2) اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم 2+10 45% فیصد نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے۔

(3) اُمیدوار اردو/ انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو۔

(4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔

(5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچہ کے ہر جزء میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

جزء اوّل:: ● قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ با ترجمہ ● چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل با ترجمہ **(30 نمبرات)**

جزء دوم:: ● کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات ● مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ ● نظم از درّثمین (شان اسلام) **(20 نمبرات)**

جزء سوم:: ● انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10) **(20 نمبرات)**

جزء چہارم:: ● حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری امپرسٹ سے متعلق سوالات۔ **(20 نمبرات)**

جزء پنجم:- ● عام معلومات عامّہ (G.K) **(10 نمبرات)**

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدواران کا ہی انٹرویو ہوگا۔

(7) تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت منداور تندرست ہوں گے۔

(8) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ بعد میں رہائش کے تعلق سے موصول ہونے والی درخواست پر کوئی کاروائی نہیں ہوگی۔

(9) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ:- تحریری امتحان و انٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ: 143516

موبائل: 09682627592, 09888232530 **دفتر:** 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

اعلان برائے اسامی ڈرائیور صدر انجمن احمدیہ قادیان

شرائط

(1) اُمیدوار کی عمر 18 سال سے زائد اور 40 سال سے کم ہو۔

(2) اُمیدوار کم از کم دسویں پاس ہو۔

(3) اُمیدوار کے پاس فور وہیلر گاڑی چلانے کا Valid لائسنس ہونا ضروری ہے۔

(4) اُمیدوار کے لئے ضروری ہوگا کہ اس کے پاس کسی سرکاری یا نجی ادارہ میں ڈرائیونگ کم از کم 2 سال کا تجربہ ہو۔ نیز اپنی درخواست کے ساتھ مذکورہ ادارہ جس میں اُمیدوار نے تجربہ حاصل کیا ہے وہاں کا Experience Certificate پیش کرنا بھی اُمیدوار کے لئے لازمی ہے۔

(5) اُمیدوار کے لئے اپنا Birth Certificate جمع کرنا ضروری ہے۔

(6) اُمیدوار کے لئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونا ضروری ہوگا۔

(7) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے اُمیدواران کا ڈرائیونگ ٹیسٹ بھی لیا جائیگا۔

(8) اُمیدوار کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہو۔

(9) اُمیدوار ڈرائیور کو تقرری کے بعد درجہ دوئم کے برابر الاؤنس اور دیگر سہولیات دی جائے گی۔

(10) سلیکشن کی صورت میں اُمیدواران کو قادیان میں ابتدائی پانچ سال تک اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(11) اُمیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔

نوٹ:- تحریری امتحان، انٹرویو و ڈرائیونگ ٹیسٹ کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائے گا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ: 143516

موبائل: 09682627592, 09888232530 **دفتر:** 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737
طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 06/ جولائی 2024ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم سعید احمد مرزا صاحب (یوکے)

28/ جون 2024ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے والد مکرم مرزا خدا بخش صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ان کے ابتدائی دور میں بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ مرحوم نماز، روزہ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، ملنسار، خدمت کے جذبہ سے سرشار ایک نیک مخلص بزرگ تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم سانحہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں موجود تھے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہے۔ آپ نے گجرات اور اسلام آباد میں مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحوم مکرم مجیب احمد مرزا صاحب (سیکرٹری زراعت یوکے) کے چھوٹے بھائی تھے۔

(2) مکرم چودھری حمید احمد کرامت صاحب ابن مکرم چودھری محمد کرامت اللہ صاحب (یوکے)

30 جون 2024ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت بابو اکبر علی صاحب رضی اللہ عنہ (سٹار ہوزری قادیان) اور دادی حضرت حاکم بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا اور نانا حضرت ملک مولیٰ بخش صاحب رضی اللہ عنہ اور نانی حضرت کرم النساء صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم کا بچپن قادیان میں گزرا جہاں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی، اپنے نانا نانی سے قرآن کریم پڑھا اور تقسیم ہند تک قادیان میں ہی رہے۔ 1947ء میں ہجرت کر کے اپنے خاندان کے ساتھ کراچی آگئے۔ کراچی میں آپ کا گھر کئی سال تک جماعت کے سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش گفتار، ہنس مکھ، زندہ دل اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ 1974ء کے پُرآشوب دور میں مخالفین احمدیت نے ان کی فیکٹری کو آگ لگادی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ مرحوم 1999ء میں کراچی سے یوکے شفٹ ہوگئے اور تین سال کے بعد ریٹائرمنٹ لے کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں رضا کارانہ خدمت بجالاتے رہے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ ان کے دو بیٹے مکرم ندیم کرامت صاحب اور مکرم خالد کرامت صاحب کو ابتداء سے ہی MTA انٹرنیشنل میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ نیز مکرم ندیم کرامت صاحب اس وقت اپنی جماعت کے صدر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ فہمیدہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری نصیر احمد چیمہ صاحب (آسٹریلیا)

11/ مئی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق فیصل آباد کے گاؤں چک نمبر 46 ر۔ب کھیوہ سے تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چودھری فضل داد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے پڑھایا۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، غریبوں کی ہمدرد، رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والی، مہمان نواز ایک مخلص اور نیک فطرت خاتون تھیں۔ جماعتی عہدیداروں کا بہت احترام کرتی تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم منصور احمد خان صاحب ابن مکرم شریف احمد خان صاحب (فیکٹری ایریا ربوہ)

13/ مئی 2024ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا مکرم حاکم علی خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت بابا بوٹے خان صاحب رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ یہ خاندان ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھا اور ربوہ میں سب سے پہلے لکڑیوں کے ٹال کا آغاز مرحوم کے دادا نے ہی کیا۔ مرحوم کو اپنے والد کے ساتھ محمد آباد اسٹیٹ میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو محلہ میں مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک داماد طاہر ہومیو پیتھک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اور دوسرے داماد امیر حلقہ ضلع سرگودھا کے طور پر اور ایک نواسے مکرم اطہر احمد صاحب بطور مربی سلسلہ وکالت اشاعت ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ) کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

(3) مکرم مہر غلام احمد صاحب (آف شادیوال ضلع گجرات حال پیس ویلیج کینیڈا)

2/ جون 2024ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ خلافت کے سچے عاشق اور مطیع تھے۔ کم عمری سے ہی نمازوں کی پابندی اور قرآن مجید کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے ایک تہجد گزار انسان تھے۔ زمینوں کے حساب کے ماہر تھے۔ ضرورتمندوں کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے اور بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتے۔ ان کی ایمانداری بھی مشہور تھی۔ احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کی دھمکیوں اور قطع تعلق کا کئی دفعہ سامنا کرنا پڑا۔ اپنے بھائی کی وفات کے بعد ان کے چار کمسن بچوں کی پرورش کی اور اپنے بچوں کے ساتھ ایک گھر میں رکھا اور ان کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ مکرم شاہد محمود صاحب (لوکل امیر ہمبرگ جرمنی) کے والد تھے۔

(4) عزیزم عاقب انیس ابن مکرم صفدر انیس باجوہ صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

31/ مئی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا مکرم شریف احمد باجوہ صاحب کے ذریعہ آئی۔ بچپن سے ہی باجماعت نماز کے عادی تھے۔ قرآن مجید سے عشق تھا۔ روزانہ باقاعدہ تلاوت کرتے اور ارد گرد کے محلہ کے بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھاتے۔ بہت خوش مزاج تھے اور ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ مرحوم کو جامعہ کے دوران کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا اور بڑی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اطفال الاحمدیہ میں بطور سائق اور خدام الاحمدیہ میں سائق، نائب منتظم اطفال اور تربیت کمیٹی میں خدمت کی توفیق ملی۔ چھوٹی عمر سے ہی اپنا چندہ خود دینا شروع کر دیا تھا۔ سارا سال جیب خرچ میں سے تھوڑی تھوڑی رقم جمع کرتے رہتے اور جب حضور انور تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے تو فوراً سیکرٹری صاحب مال کے پاس جا کر اپنا چندہ ادا کرتے۔ اس کے علاوہ مختلف رنگ میں صدقہ وخیرات بھی کرتے رہتے تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ اور محبت تھی۔ سب خطبات باقاعدگی سے سنتے اور خطبات کے باقاعدہ نوٹس لیتے اور دوسروں کو بھی براہ راست خطبہ سننے کی تلقین کرتے۔ اپنی تکلیف دہ بیماری کا مقابلہ بڑے صبر وہمت کے ساتھ کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ تین بھائی، بوڑھے دادا دادی اور نانا شامل ہیں۔ مرحوم کے جڑواں بھائی عزیزم ثاقب انیس جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھ رہے ہیں۔ آپ کے ایک چچا مکرم عامر نفیس صاحب (مربی سلسلہ) امیر ومشنری انچارج گوئٹے مالا کے طور پر اور ایک ماموں محمد عتیق شاہد صاحب مربی سلسلہ دفتر اصلاح وارشاد ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم غلام احمد صاحب ابن مکرم عبدالسجان صاحب (جرمنی)

30/ مئی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1948ء میں کشمیر سے ہجرت کر کے اپنے والد کے ہمراہ راولپنڈی آئے اور 1959ء میں ربوہ منتقل ہوئے۔ جہاں آپ کو مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے گھر بطور باورچی ملازمت کا موقع ملا۔ اکتوبر 1965ء میں پاکستان آرمی جوائن کی اور دسمبر 1983ء میں قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے گہری محبت رکھنے والے، چندوں میں باقاعدہ اور صدقہ وخیرات کرنے والے، غریب پرور، ہمدرد، مخلص اور نیک انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدہ شمولیت اختیار کرتے اور ایم ٹی اے باقاعدگی سے دیکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم وقاص احمد صاحب کو بطور ایڈیشنل قائد تعلیم انصاراللہ کینیڈا خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ دوسرے بیٹے احتشام احمد اس وقت صدر جماعت بادنو ہائم جرمنی ہیں۔ تیسرے بیٹے مکرم مرزا جواد احمد صاحب مربی سلسلہ نائب وکیل تعمیل وتنفیذ تحریک جدید ربوہ ہیں۔ چوتھے بیٹے مکرم صالح احمد صاحب واقف زندگی کے طور پر گھانا ایم ٹی اے سٹوڈیو میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرمہ رشیدہ صادقہ صاحبہ (جماعت Bruchsal جرمنی)

3/ مئی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا نظام جماعت سے اچھا تعلق تھا۔ چندہ جات باقاعدہ ادا کرتیں اور جماعتی پروگراموں میں بھی بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔ آپ بہت اچھے اخلاق کی مالک تھیں اور پردے کی پابندی کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم منیر احمد منور صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم شیخ داؤد احمد عابد صاحب کی تائی اور مکرم نعیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) کی خالہ تھیں۔ مرحومہ کی ایک پوتی بطور ریجنل صدر اور پوتا بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ وصایا از صفحہ نمبر 15

مسل نمبر 11966: میں اکلیمہ بی بی زوجہ مکرم محمد ذاکر انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 فروری 1983 تاریخ بیعت 2012 ساکن: کوری بہار ضلع گوڈا صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ناک کا پھول 4 آنہ 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: پازیب، ہاتھ کا کڑا، گلے کا سکری 20 تولہ۔ حق مہر 20 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصرالدین خان | الامۃ : اکلیمہ بی بی | گواہ : فضل الحق منڈل

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر11947: میں نصرت بیگم زوجہ مکرم داؤد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 3 فروری 1981 پیدائشی احمدی ساکن کالابن ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد میں خاوند نے ایک لاکھ روپئے حق مہر دیا ہوا ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ثریا سلطانہ　الامۃ : نصرت بیگم　گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر11948: میں شگفتہ شریف زوجہ مکرم عرفان قادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 15 مارچ 1990 پیدائشی احمدی ساکن کالابن ضلع راجوری ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 11 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/3,00,000 روپے جس میں -/1,50,000 روپے ادا ہیں۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد بھٹی　الامۃ : شگفتہ شریف　گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر11949: میں عرفان قادر ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 9 مارچ 1984 پیدائشی احمدی ساکن کالابن ضلع راجوری ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 11 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 22 ہزار روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد بھٹی　العبد : عرفان قادر　گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر11950: میں ارم ثمر زوجہ مکرم محمد افضل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 22 فروری 1988 پیدائشی احمدی ساکن محلہ باب الابواب قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 8 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کڑے دو عدد 20 گرام 22 کیریٹ، ایک سیٹ زیور طلائی 18 گرام 18 کیریٹ حق مہر -/1,60,000 روپے ادا شد۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : متین الرحمٰن　الامۃ : ارم ثمر　گواہ : عبدالعلیم ملکانہ

مسل نمبر11951: میں عقیلہ طاہرہ زوجہ مکرم سید سمیع محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 14 فروری 1988 پیدائشی احمدی ساکن Chilkalguda سکندرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 26 اگست 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک تولہ چین، ایک تولہ کان اور گلے کا سیٹ، تین عدد انگوٹھیاں اور کان کی بالیاں ایک تولہ(تمام زیورات 22 کیریٹ)حق مہر 27 ہزار روپے بذمہ خاوند میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید سمیع محمود　الامۃ : عقیلہ طاہرہ　گواہ : سید سلیم احمد

مسل نمبر11952: میں راحلہ شمیم بنت مکرم شمیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 23 جولائی 2001ء پیدائشی احمدی ساکن ریزیڈنسی ناچارام حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 26 اگست 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک عدد برسلیٹ 8 گرام، 2 عدد کان کی بالیں دوگرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک عدد الیس اللہ کی انگوٹھی۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شمیم احمد　الامۃ : راحلہ شمیم　گواہ : سلیم احمد

مسل نمبر11953: میں صائمہ اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 31 جولائی 2002 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ محلہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 28 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عطاء العلیم　الامۃ : صائمہ اشرف　گواہ : سنیل محمد

مسل نمبر11954: میں باریہ مقصود بنت مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش یکم جون 2005 پیدائشی احمدی ساکن white avenue قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک طلائی چین 24 کیریٹ وزن 7.800 گرام، ایک عدد طلائی انگوٹھی 22 کیریٹ وزن 2.350 گرام۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نذیر احمد مشتاق　الامۃ : باریہ مقصود　گواہ : مسرور احمد لون

مسل نمبر11955: میں عاصمہ اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 21 مئی 2005 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ محلہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 28 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عطاء العلیم　الامۃ : عاصمہ اشرف　گواہ : سنیل محمد

مسل نمبر11956: میں ڈاکٹر زرینہ بانو بنت مکرم ابونعیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ٹیچر تاریخ پیدائش 1 اپریل 1974 پیدائشی احمدی ساکن کیئر آف حاجی فیروز پاشا صاحب، بالارپا کالونی اندرہ نگر بیہائنڈ اے۔پی۔ایم۔بی، پوسٹ آفس بلاری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 3 جولائی

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

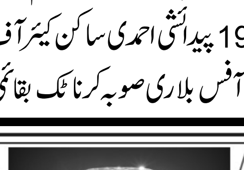

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG GEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلاپالم، صوبہ تامل ناڈو)

2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کی بالیاں 6.2 گرام 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : اعجاز احمد ساگر الامۃ : ڈاکٹر زرینہ بانو گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11957: میں فریحہ اعجاز بنت مکرم اعجاز احمد ساگر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 17 نومبر 2005 پیدائشی احمدی ساکن کیئر آف حاجی فروز پاشا بیہا ئنڈ اے۔پی۔ایم سی یارڈ اندرہ نگر بالاری صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جنوری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : اعجاز احمد ساگر الامۃ : فریحہ اعجاز گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11958: میں شیراز عبدالصمد ولد مکرم بی سمیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ aviation تاریخ پیدائش 15 مئی 2002 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جیان نگر فرسٹ بلاک کٹی کالونی بینگلور صوبہ کرناٹک مستقل پتہ: پیانگڑی کنّور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/16,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سہیل سی جی العبد : شیراز عبدالصمد گواہ : اسماعیل احمد شاہ

مسل نمبر 11959: میں شاہین یاسمین زوجہ مکرم ندیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 25 فروری 1996 پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالانوار جنوبی قادیان 24 کوارٹر سول لائنز روڈ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک عدد ناک کا کوکا وزن 3 گرام 22 کیریٹ حق مہر -/20,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد شبیر مبشر الامۃ : شاہین یاسمین گواہ : ندیم احمد

مسل نمبر 11960: میں رومانہ طاہر زوجہ مکرم کلیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن Al-Azizyah جدّہ مستقل پتہ: میلا پالی حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مارچ 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 22 تولہ 22 کیریٹ حق مہر -/2,50,000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 50 ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : زیبہ بختیار الامۃ : رومانہ طاہر گواہ : یاسمین طیبہ

مسل نمبر 11961: میں عزیزہ بیگم زوجہ مکرم سید ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 20 مئی 1977 پیدائشی احمدی ساکن دمام سعودی عربیہ مستقل پتہ گوالی پور کود ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 مارچ 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک ہار 30 گرام، ایک ہار 20 گرام، ایک ہار 10 گرام، ایک سیٹ 15 گرام، ایک کڑا 30 گرام، دو چوڑیاں 30 گرام، 3 جوڑی کان کی بالیاں 20 گرام، 5 عدد انگوٹھیاں 15 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 سعودی ریال ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رضیہ مجیب الامۃ : عزیزہ بیگم گواہ : منور ابراہیم

مسل نمبر 11962: میں زکیہ عبدالسلام ندیم شیخ زوجہ مکرم عبدالسلام ندیم شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 2 اکتوبر 1976 پیدائشی احمدی ساکن: دمام جماعت مستقل پتہ kalpataru اپارٹمنٹ نیومودی کھنہ پونے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 فروری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 بینگلس 60 گرام، دو عدد چین 40 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/51,500 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 سعودی ریال ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منور ابراہیم الامۃ : زکیہ عبدالسلام گواہ : رضیہ مجیب

مسل نمبر 11963: میں امۃ الکریم ناز زوجہ مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 29 مئی 1979 پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چین ایک عدد 5 گرام، کان کی بالی کا ایک سیٹ 1 گرام، انگوٹھی ایک عدد 4 گرام حق مہر -/51,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ الامۃ : امۃ الکریم ناز گواہ : عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 11964: میں رقیہ بنت مکرم منگل دین صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 10 جولائی 2006 پیدائشی احمدی ساکن: چھوٹا ننگل محلہ نور قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جوئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منگل دین الامۃ : رقیہ گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 11965: میں روزی جان زوجہ مکرم منیر الدین ننگلی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 9 اکتوبر 1982 پیدائشی احمدی ساکن: محلہ دارالانوار شمالی قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 فروری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چین لاکٹ 8.020 گرام، کان کی بالیاں 4.860 گرام، لاکٹ والی چین 11.520 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر ایک لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صباح الدین الامۃ : روزی جان گواہ : منیر الدین ننگلی

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 03 - October - 2024 Issue. 40

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

رسول کریم ﷺ کی جرأت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا یہ حال تھا کہ آپؐ سردی میں رات کو اُٹھ اُٹھ کر جاتے اور خندق کا پہرہ دیتے پہرہ دیتے ہوئے تھک جاتے اور سردی سے نڈھال ہو جاتے تو تھوڑی دیر لحاف میں لیٹ جاتے مگر جسم کے گرم ہوتے ہی خندق کی حفاظت کیلئے چلے جاتے

جنگ خندق کے ایمان افروز واقعات وحالات کا رُوح پرور بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ احزاب کے حالات کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چونکہ مدینہ کا کافی حصہ خندق سے محفوظ تھا اور دوسری طرف کچھ پہاڑی ٹیلے اور کچھ پختہ مکانات اور کچھ باغات وغیرہ تھے اس لیے فوج یکدم حملہ نہیں کرسکتی تھی۔ پس کافروں نے مشورہ کر کے تجویز کیا کہ کسی طرح مدینہ میں موجود یہودی قبیلہ بنو قریظہ کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے اور اس ذریعہ سے مدینہ تک پہنچنے کا راستہ کھولا جائے۔ چنانچہ بنو نضیر کے رئیس حُیَی بن اَخطب کو مقرر کیا گیا کہ وہ بنو قریظہ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔ پہلے تو بنو قریظہ کے سرداروں نے انکار کیا لیکن پھر حیی بن اخطب کے سبز باغ دکھانے پر وہ معاہدہ شکنی پر آمادہ ہو گئے۔ بنو قریظہ مسلمانوں کے حلیف تھے اور اگر وہ کھلی جنگ میں شامل نہ بھی ہوتے تب بھی مسلمان یہ امید کرتے تھے کہ ان کی طرف سے ہو کر مدینہ پر کوئی حملہ نہیں کر سکے گا۔ اسی وجہ سے ان کی طرف کا حصہ بالکل غیر محفوظ چھوڑ دیا گیا تھا۔ ایسے وقت میں بنو قریظہ کا دشمن کے ساتھ ملنے سے مدینہ پر حملے کا خطرہ بھی بہت بڑھ گیا تھا اور اس کا سد باب ضروری تھا اس لیے آنحضرت ﷺ نے حضرت سَلَمہ بن اَسلم رضی اللہ عنہ کو دو سو افراد اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو تین سو افراد کے ساتھ مدینے کی حفاظت کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ رات کے وقت وہ مختلف جگہوں پر پہرا دیں اور وقتاً فوقتاً تکبیر یعنی اللہ اکبر کے نعرے لگاتے رہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سخت پریشانی اور سراسیمگی کے دن تھے۔ بعض منافقین نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کہنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! شہر میں ہمارے مکانات بالکل غیر محفوظ ہیں، آپؐ اجازت دیں تو ہم اپنے گھروں میں ٹھہر کر ان کی حفاظت کریں جس کے جواب میں خدائی وحی نازل ہوئی۔ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا۔ یعنی یہ غلط ہے کہ ان لوگوں کے گھر غیر محفوظ ہیں بلکہ یہ میدانِ جنگ سے بھاگنے کی راہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ پس ایسے خطرناک وقت میں مسلمانوں کی قلیل جمعیت جن میں بعض کمزور طبیعت لوگ اور بعض منافق بھی شامل تھے کیا مقابلہ کر سکتی تھی؟ بعض اوقات حالات بہت نازک صورت اختیار کر لیتے اور قریب ہوتا کہ کسی کمزور موقعے سے فائدہ اٹھا کر لشکر کفار حدود شہر کے اندر داخل ہو جائے۔ کفار کے دھاووں کا مقابلہ میں مسلمانوں کی طرف سے عموماً تیروں کے ذریعہ ہی دفاع کیا جاتا تھا۔ یہ دن مسلمانوں کے لیے نہایت تکلیف اور پریشانی اور خطرے کے دن تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان حالات میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو تو قبیلہ غطفان کو کچھ دیکر اس جنگ کو ٹال دیا جائے، اِس پر دونوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم نے شرک کی حالت میں کبھی کسی دشمن کو کچھ نہیں دیا تو اب مسلمان ہو کر کیوں دیں۔ واللہ! ہم انہیں تلوار کی دھار کے سوا کچھ نہیں دیں گے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کو انصار ہی کی وجہ سے فکر تھا آپؐ نے پوری خوشی سے ان کا مشورہ قبول فرمایا اور جنگ جاری رہی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رسول کریم ﷺ کی جرأت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا یہ حال تھا کہ آپ سردی میں رات کو اُٹھ اُٹھ کر اس جگہ جاتے اور اس کا پہرہ دیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ پہرہ دیتے ہوئے تھک جاتے اور سردی سے نڈھال ہو جاتے تو واپس آ کر تھوڑی دیر لحاف میں لیٹ جاتے مگر جسم کے گرم ہوتے ہی پھر اس شگاف کی حفاظت کے لئے چلے جاتے۔ اِس طرح متواتر جاگنے سے آپ ایک دن بالکل نڈھال ہو گئے اور رات کے وقت فرمایا کاش اِس وقت کوئی مخلص مسلمان ہوتا تو میں آرام سے سو جاتا، اتنے میں باہر سے سعد بن وقاص کی آواز آئی۔ آپ نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے پہرہ کی ضرورت نہیں تم فلاں جگہ جہاں خندق کا کنارہ ٹوٹ گیا ہے جاؤ اور اُس کا پہرہ دو تا مسلمان محفوظ رہیں۔ چنانچہ سعد اس جگہ کا پہرہ دینے چلے گئے اور آپؐ سو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے جاں نثار صحابہ کا بھی آپؐ سے وفا کا عجیب رنگ تھا، اِس طرح وہ اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں اور دوسری طرف نبی کریم ﷺ اپنی ذات پر اُن سب کو ترجیح دے رہے تھے۔ ایسے شجاع کہ اپنی جان کی کوئی فکر نہیں اہل مدینہ کا فکر ہے اور اس کے لیے اکثر خود جگہ جگہ موجود ہوتے ہیں اور کبھی بظاہر آرام کرنے کے لیے خیمہ میں تشریف لاتے بھی ہیں تو اس کا اکثر حصہ خدا کے حضور سربسجود ہو کر دعائیں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس جنگ کے دوران حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی بہادری کا واقعہ بھی ملتا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ مستورات اور بچوں کو ایک خاص حصے میں جو ایک گونہ قلعہ کا رنگ رکھتا تھا، رکھا گیا اور ان کی حفاظت کے لیے صرف ایسے مرد رہ گئے تھے جو کسی وجہ سے میدان جنگ میں جانے کے قابل نہ تھے۔ یہودیوں نے ایک روز جاسوسی کی غرض سے اپنا ایک آدمی اس محلے میں بھیجا۔ اس وقت اتفاق سے عورتوں کے قریب صرف ایک صحابی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے جب اس دشمن یہودی جاسوس کو دیکھا تو حسان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے قتل کر دو مگر حسان دل کے بہت کمزور تھے اُن کو ہمت نہ ہوئی۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے خود آگے بڑھ کر اس یہودی کا مقابلہ کیا، اسے مار گرایا اور اس کا سَر کاٹ کر یہودیوں کی طرف گرا دیا تا کہ یہودیوں کو مسلمان عورتوں پر حملہ آور ہونے کی ہمت نہ پڑے اور وہ یہ سمجھیں کہ ان کی حفاظت کے لیے اس جگہ کافی مرد موجود ہیں۔ چنانچہ یہ تدبیر کارگر ہوئی اور یہودی لوگ مرعوب ہو کر واپس چلے گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا **عَمْرو بِنْ عَبْدِ وُدّ** کو قتل کرنے کا واقعہ بھی ملتا ہے۔ عمرو بن عبدود ایسا بہادر تھا کہ عرب میں ایک ہزار مردوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ یہ جنگ بدر میں زخمی ہوا تھا اور انہی زخموں کی وجہ سے وہ جنگ اُحد میں شامل نہیں ہو سکا اور اس نے قسم کھائی تھی کہ اپنے سر پر تیل نہیں لگائے گا جب تک محمد ﷺ کو نعوذ باللہ قتل نہ کر لے۔ یہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ خندق کو پار کر کے آیا اور بڑے متکبرانہ انداز سے آواز لگائی کہ اے جنت کی خواہش کرنے والو! آؤ میں تمہیں جنت میں پہنچا دوں یا تم مجھے جہنم میں بھیج دو۔ حضرت علی مقابلہ کیلئے اُٹھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا امامہ اُن کے سَر پر باندھا اور اپنی تلوار عنایت فرمائی اور دعا دیتے ہوئے مقابلے پر بھیج دیا۔ حضرت علی کو اس نے کہا کہ تم ابھی بچے ہو میں تمہارا خون نہیں گرانا چاہتا اپنے بڑوں میں سے کسی کو بھیجو۔ حضرت علی نے کہا تم میرا خون نہیں گرانا چاہتے مگر مجھے تمہارا خون گرانے میں تأمل نہیں۔ اس پر عمرو جوش میں اندھا ہو کر گھوڑے سے کود پڑا اور آگ کے شعلے کی طرح دیوانہ وار حضرت علی کی طرف بڑھا اور اس زور سے حضرت علی پر تلوار چلائی کہ وہ ان کی ڈھال کو قلم کرتی ہوئی ان کی پیشانی پر لگی اور انہیں کسی قدر زخمی کیا مگر ساتھ ہی حضرت علی نے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے ایسا وار کیا کہ وہ اپنے آپ کو بچا تا رہ گیا اور حضرت علی کی تلوار اُسے شانے پر سے کاٹتی ہوئی نیچے اتر گئی اور عمرو تڑپتا ہوا گرا اور جان دے دی۔ عمرو کے قتل ہونے پر اس کے باقی ساتھی دہشت زدہ ہو کر بھاگ گئے۔

ایک روایت کے مطابق ضِرار بن خطاب جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا یہ جب بھاگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تعاقب کیا۔ ضرار اچانک رُکا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نیزے سے حملہ کرنے کو تھا کہ رُک گیا اور حملہ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ میرا یہ احسان یاد رکھنا کہ میں نے تم پر حملہ نہیں کیا۔ ضرار کا کیا احسان ہونا تھا، ہاں اللہ تعالیٰ کا یہ احسان اُس پر ہوا کہ فتح مکہ کے موقع پر یہی ضرار اسلام لے آئے۔ پھر اسلامی جنگوں میں بھرپور شرکت کی۔ خوب بہادری کے جوہر دکھائے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ بعض کے نزدیک شہادت نہیں پائی بلکہ دیر تک زندہ رہے اور اسلام پر وفات ہوئی۔

ایک دن کفار کے بعض بڑے بڑے جرنیل خندق پھاند کر دوسری طرف آنے میں کامیاب ہو گئے لیکن مسلمانوں نے ایسا جان توڑ کر حملہ کیا کہ سوائے واپس جانے کے اُن کے لیے کوئی چارہ نہ رہا۔ چنانچہ اس وقت خندق پھاندتے ہوئے کفار کا ایک بہت بڑا رئیس نوفل نامی مارا گیا۔ یہ اتنا بڑا رئیس تھا کہ کفار نے یہ سمجھا کہ اگر اُس کی لاش کی ہتک ہوئی تو عرب میں ہمارے لیے منہ دکھانے کی کوئی جگہ نہیں رہے گی۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر آپؐ اس کی لاش واپس کر دیں تو وہ دس ہزار درہم آپؐ کو دینے کے لیے تیار ہیں۔ اُن لوگوں کا یہ خیال تھا کہ جس طرح ہم نے مسلمانوں کا بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کے چچا کا مثلہ کیا تھا اسی طرح آج مسلمان ہمارے اس رئیس کا مثلہ کریں گے۔ جب کفار کا پیغام رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپؐ نے فرمایا: یہ لاش ہمارے کس کام کی ہے۔ اپنی لاش بڑے شوق سے اُٹھا کر لے جاؤ۔ ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ آج سے لجنہ اور انصار کے اجتماع بھی شروع ہو رہے ہیں ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں میں بہت وقت گزاریں، درود پڑھنے کی طرف توجہ رکھیں۔ اور اجتماع کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad